https://www.ashrafia.net

ماہنامہ
الاشرف
کراچی
جنوری ۲۰۲۶ء
Reg. # MC 742
Web: www.ashrafia.net

بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

- درسِ قرآن
- درسِ حدیث
- اسلامی سال کے متبرک مہینے "رجب المرجب اور شعبان المعظم"
- اسریٰ اور معراج
- عظمت و رفعت ذکرِ حبیب ﷺ
- شبِ برأت "عظمت و برکت والی رات"

بانی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ

ماھنامہ

الاشرف

کراچی

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

رجب المرجب
شعبان المعظم
۱۴۴۷ھ

جنوری ۲۰۲۶ء جلد نمبر ۴۷ شمارہ نمبر ۱

(رجسٹرڈ نمبر MC 742)

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

بانی

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ
سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

روحانی سرپرست

قائد ملت حضرت علامہ
سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

ایڈیٹر

ابوالمکرم ڈاکٹر **سید محمد اشرف** جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ **حکیم سید اشرف** جیلانی

فون نمبر:
021-36600676 | 0321-9258811

قیمت =/40 روپے | **سالانہ =/400 روپے**

مقامِ اشاعت
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی۔ 74600

نگران انتظامی امور: سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت: سید اعراف اشرف جیلانی

پروف ریڈر
مولانا عرفان اشرفی
مقصود اویسی / نعمان اشرفی

ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ
محمد ابراہیم اشرفی
محمد اجواد عطاری

سرکولیشن
محمد بلال اشرفی / محمد قدیر اشرفی
محمد ثاقب اشرفی

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

https://www.ashrafia.net

ماہنامہ الاشرف

اس شمارے میں

حمد ونعت	حضرت مولانا ضیاء القادری علیہ الرحمہ جناب رفیع الدین ذکی صاحب	3
آغازِ گفتگو	ایڈیٹر	4
درسِ قرآن	حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	7
درسِ حدیث	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	10
اسلامی سال کے متبرک مہینے ''رجب المرجب اور شعبان المعظم''	از: مولانا سید توقیر الاسلام قادری صاحب	12
اسریٰ اور معراج	غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نور اللہ مرقدہٗ	15
عرفانِ شریعت... ''زکوٰۃ کے مسائل واحکام''	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ	19
عظمت ورفعت ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	ملک محمد محبوب الرسول قادری رضوی صاحب	22
اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں نوراللہ مرقدہٗ	حضرت مولانا سید حامد اشرف کچھوچھوی صاحب	24
شبِ برأت... ''عظمت وبرکت والی رات''	حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہٗ	27
خطباتِ فخر المشائخ مدظلہ العالی... ''شانِ اولیاء''... قسط: ا	ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	29
گاہے گاہے باز خواں	ادارہ	34
خلفاء اشرف المشائخ... حضرت حافظ جلیل الرحمٰن اشرفی مدظلہ العالی	ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی	37
بادام	جناب سفیان اکرام صاحب	39
تبصرہ ''حیاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ''	صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی (ریسرچ اسکالر)	42
الاشرف نیوز	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	44

https://www.ashrafia.net

باری تعالیٰ
حمد

حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ

تُو ہے مقتدر، تُو قدیر ہے، تری شان جل جلالہٗ
تُو ہے ذوالمنن، تُو بشیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

تُو سمیع ہے، تُو بصیر ہے، تری شان جل جلالہٗ
تُو علیم ہے، تُو خبیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

جسے خلق کہتی ہے وَحْدَہٗ وحی لَاشَرِیکَ لہٗ تُو
نہیں کوئی تیرا نظیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

سَرِ طور تو ہی تھا جلوہ گر، تُو ہی نور بار تھا عرش پر
تِرا نور مہر منیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

تُو ہے مالکِ فلک و زمیں، تُو ہے حاکم ہمہ حاکمین
تِری سلطنت ہمہ گیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

تُو ہے ناتوانوں کا آسرا، تُو ہے بیکسوں کا غم آشنا
تُو معین ہے تُو بصیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

تِری یاد وجہِ نجات ہے، ترا عشق روحِ حیات ہے
تری ذات ذاتِ کبیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

ہے بہت قریب دمِ قضا، تری سمت ہے، نگہ ضیاء
لے خبر کہ وقتِ اَخیر ہے، تری شان جل جلالہٗ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نعتِ رسول

جناب رفیع الدین ذکی صاحب

یادِ رسولِ پاک مری جان ہوگئی
تسکین قلب و روح کا سامان ہوگئی

نکلا جو حرف منہ سے وہ فرقان بن گئی
آئی جو بات لب پہ وہ قرآن بن گئی

یہ حسن خلق و حلم رسالت مآب تھا
بنت یہود صاحبِ ایمان ہوگئی

ادنیٰ غلام ہوگیا پل بھر میں بے نیاز
جب چشم لطف جانب مسلمان ہوگئی

جو بادیہ نشین تھے بنے وارثِ علوم
تاریخ گنگ رہ گئی حیران ہوگئی

وہ قوم جو تھی جہل کی تاریکیوں میں گُم
عرفان شناس صاحبِ برہان ہوگئی

اب میں ہوں اور مدحت سلطانِ انبیاء
میری زباں بھی پیروِ حسان ہوگئی

یہ بھی ذکیؔ ہے محسنِ انسانیت کا فیض
ہر رہ گزار زندگی آسان ہوگئی

https://www.ashrafia.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغازِ گفتگو

۴۸ ویں سال کا آغاز...

ایڈیٹر

الحمدللہ! ماہنامہ ''الاشرف'' اپنی اشاعت کے ۴۷ سال مکمل کر کے جنوری ۲۰۲۶ سے ۴۸ ویں سال کا آغاز کر رہا ہے۔ اس رسالے کا پابندی کے ساتھ اتنے عرصے تک جاری رہنا یقیناً بزرگانِ دین کی دعاؤں اور پُرخلوص محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ میرے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے اب سے ۴۷ سال قبل اس رسالے کا اجراء فرمایا۔ آپ کا مقصد دین کی ترویج و اشاعت اور اس کے ذریعے بزرگانِ سلسلۂ اشرفیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگوں کی حیات و تعلیمات کو عام کرنا تھا۔ ''الاشرف'' کا مزاج شروع ہی سے یہی رہا کہ اصلاحی مضامین شائع کیے جائیں اور کسی شخص پر تنقید کیے بغیر اصلاح کی کوشش کی جائے اور الحمدللہ! ''الاشرف'' کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ حق بات کی گئی اور حق کہنے والوں کا ساتھ دیا گیا۔ ہم نے کبھی بھی کسی کی طرف داری نہیں کی، بلکہ ہم نے عام فہم انداز میں قرآن، حدیث، فقہ اور بزرگانِ دین کی تعلیمات کو پیش کیا۔ قارئین ''الاشرف'' بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے ''الاشرف'' میں مختلف عنوانات سے مستقل مضامین شائع کیے۔ جن میں: آغازِ گفتگو درسِ قرآن، درسِ حدیث، سیرت، مکتوباتِ اشرف المشائخ، تاریخ، خواتین کا صفحہ، عرفانِ شریعت، طب، تبصرۂ کتب اور الاشرف نیوز کے عنوانات سے مضامین شائع کیے، جو بہت پسند کیے گئے۔ آغازِ گفتگو کا انداز اس سال تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلی آپ ان شاء اللہ آئندہ مہینے سے ملاحظہ فرمائیں گے جب کہ درسِ قرآن و درسِ حدیث اسی انداز میں جاری رہیں گے۔ ''**خطباتِ فخر المشائخ**'' کے عنوان سے گزشتہ چند ماہ سے تقاریر شائع کی گئی، جنہیں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی، یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ ''**تبصرۂ کتب**'' جو گزشتہ سال شروع کیا تھا، اس کا مقصد علمائے اہلسنت کی کتب کو عوام و خواص میں متعارف کرانا تھا۔ اس سلسلے میں صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی زیدہ مجدہٗ نے بڑی استقامت کے ساتھ اس سلسلے کو جاری رکھا۔ ان کے کیے ہوئے تبصرے کو عوام و خواص نے پسند کیا اس لیے یہ سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ ''**عرفانِ شریعت**'' کے عنوان سے مولانا سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ قرآن و

https://www.ashrafia.net

حدیث کی روشنی میں سوالات کے جوابات دیتے ہیں جس سے قارئین ''الاشرف'' کو دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں اور مسائل کے تسلی بخش جوابات ملتے ہیں۔ اس سلسلے کو بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا، لہٰذا ہم نے اس سال بھی اس عنوان کے تحت سلسلے کو جاری رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ **''الاشرف نیوز''** صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی زیدہ مجدہٗ پابندی کے ساتھ تحریر فرمارہے ہیں، جس میں خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کے پروگراموں کی تفصیل اور علمائے اہلسنت کے اہم پروگراموں کی خبریں شائع کی جاتی ہیں، یہ سلسلہ بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ گزشتہ سال ہم نے **''ختم نبوت''** کے سلسلے میں ہر مہینے کوئی نہ کوئی اہم مضمون شائع کیا اور ان شاء اللہ اس سال بھی اس موضوع پر مضامین شائع کیے جائیں گے۔ ''الاشرف'' کے سلسلے میں علماء اور دیگر اہلِ علم حضرات کی جانب سے ہمیں جو خطوط موصول ہوئے الحمدللہ! ان میں ان تمام عنوانات کے تحت شائع ہونے والے مضامین کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ جس سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ''الاشرف'' کے معیار کو بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ صرف علمی مضامین ہی شائع نہ کیے جائے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ عام فہم انداز میں دینی تعلیمات کو پیش کیا جائے تاکہ عوام وخواص اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔

ماہنامہ ''الاشرف'' کے معاونین:

والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے ماہنامہ ''الاشرف'' کا اجراء فرمایا تو جن شخصیات نے آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور دن رات ''الاشرف'' کے لیے کام کیا۔ ان میں محترم جناب عارف دہلوی مرحوم ومغفور کا نامِ سرِفہرست ہے، جنہوں نے پہلے دن سے ہی **''الاشرف''** کی ادارت کا عہدہ سنبھالا اور اس کے لیے مضامین تیار کیے۔ مستقل مضامین کے عنوانات منتخب کیے اور ان کے تحت اہلِ علم حضرات سے مضامین حاصل کیے۔ کسی چلتے ہوئے کام کو آگے چلانا تو آسان ہے لیکن ابتداء سے شروع کرنا یعنی اس کی بنیاد رکھنا یہ بڑا مشکل کام ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو محترم جناب عارف دہلوی مرحوم ومغفور نے بنیادی کام کیا، جس پر یہ **''الاشرف''** کی عمارت تعمیر ہوئی، ان کے ساتھ ہی حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا **''درسِ قرآن''** عرصۂ دراز تک جاری رہا انہوں نے بھی والدِ گرامی قدس سرہ کے ساتھ بڑا تعاون فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان دونوں حضرات کی قبور کو نور علیٰ نور فرمائے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ''الاشرف'' کے سلسلے میں میرے برادرانِ محترم صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی زیدہ مجدہم کا تعاون شروع ہی سے ہمیں حاصل رہا اور اب بھی یہ حضرات پُرخلوص تعاون فرمارہے ہیں۔ صاحبزادہ سید حکیم اشرف جیلانی گزشتہ چند سالوں سے امریکہ کے شہر شکاگو میں مقیم ہیں اور تبلیغِ دین میں

https://www.ashrafia.net

مصروف ہیں۔اس کے باوجود انٹرنیٹ کے ذریعے وہیں سے ''الاشرف'' کے لیے مضامین تحریر فرماتے ہیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔ مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی زیدہ مجدہٗ بھی اپنی علالت کے باوجود ہمارے ساتھ تعاون فرمارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کی عمروں میں برکتیں عطافرمائے اور یہ سلسلہ جاری رہے۔آمین

مشائخِ سلسلۂ اشرفیہ کی روحانی سرپرستی:

۴۷ سال قبل جب والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے ماہنامہ ''الاشرف'' کا اجراء فرمایا تو اس وقت خانوادۂ اشرفیہ کی سب سے بڑی شخصیت آفتابِ اشرفیت حضرت علامہ ابوالمسعود سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (سجادہ نشین خانقاہ حسنیہ سرکارکلاں، کچھوچھہ شریف) نے والدِ گرامی کو اس کے اجراء پر مبارک باد دی اور اس کی روحانی سرپرستی قبول فرمائی۔ ان کے وصال کے بعد ان کے جانشین شیخ اعظم، حضرت علامہ سید اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اس کی روحانی سرپرستی فرماتے رہے۔ان دونوں ہستیوں کے وصال پر ''الاشرف'' میں خصوصی مضامین شائع کیے گئے اور نمبرز نکالے گئے۔جن کو اشرفی حضرات نے بے حد پسند کیا اور اب الحمدللہ! خانقاہِ حسنیہ اشرفیہ سرکارکلاں، کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین حضرت شیخ ملت علامہ سید محمود اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ ''الاشرف'' کی روحانی سرپرستی فرمارہے ہیں۔ اسی طرح شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ، غازی ملّت حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ اور خانقاہ احمدیہ اشرفیہ ضلع جائس (رائے بریلی) کے سجادہ نشین حضرت علامہ سید محمد کلیم اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ نے ماہنامہ ''الاشرف'' کو پسند کیا اور اس سلسلے میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازا۔الحمدللہ! ان روحانی شخصیات کا تعاون ''الاشرف'' کو حاصل ہے۔

''الاشرف'' کے ساتھ تعاون کیجیے:

مریدین، معتقدین و متعلقین سلسلۂ اشرفیہ پر لازم ہے کہ ماہنامہ ''الاشرف'' کے سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں پہلی صورت یہ ہے کہ خود ممبر بنیں اور دوسروں کو بھی ممبر بنائیں دوسری صورت یہ ہے کہ ''الاشرف'' کے لیے اشتہارات مہیا کریں۔تیسری صورت یہ ہے کہ رسالہ خرید کر اپنے علاقے کے علماء و دیگر اہلِ علم حضرات تک پہنچائیں۔چوتھی صورت یہ ہے کہ جو لوگ رسالہ نہیں خرید سکتے انہیں اس کا ممبر بنائیں یا رسالہ خرید کر ان تک پہنچائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطافرمائے اور ماہنامہ ''الاشرف'' کو تادیر جاری وساری رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے مخدوم سمنانی

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین درگاہِ عالیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی

https://www.ashrafia.net

درسِ قرآن

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی الرحمۃ

پارہ نمبر، سورۃ المآئدہ آیت نمبر: ۹۰ تا ۸۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿۹۱﴾

ترجمہ:

اے ایمان والو! شارب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور روکے تمہیں ذکر اللہ سے اور نماز سے تو کیا تم باز آئے!!

شانِ نزول:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ...... فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿۹۱﴾

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر جہاں آج کل مسجد تعمیر ہے اور اس مسجد کا نام ہی مسجد فصیح ہے یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے۔ اس جگہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ تھی، قبل از حرمت اس مکان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت تھی، جس میں مہاجرین وانصار جمع تھے۔ حسبِ معمول کھانے کے بعد شراب کا دور چلا تمام مہمان نشہ میں چور تھے۔ اس حالت میں ایک صاحب نے باآواز بلند کہا کہ: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ان کے جواب میں کہا: نہیں! انصار مہاجرین سے بہتر ہیں اس بات پر ایک صاحب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر اونٹ کی ہڈی ماری، جس سے خون جاری ہو گیا۔ نشہ اترنے کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ ناک زخمی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رب العزت میں دعا کی کہ: "اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے تسکین بخش حکم نازل فرما" اس پر سورۃ بقرہ والی آیت: یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ

https://www.ashrafia.net

الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ..(الی آخرہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پھر دعا کی: اس پر سورۃ نساء والی آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی نازل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر بارگاہِ رب العزت میں دعا کی کہ: ''الٰہی! واضح وقطعی حکم نازل فرما'' تو سورۃ المائدہ والی آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ..(الخ) نازل ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم باز آئے، ہم باز آئے، شراب سے قمار سے''۔

حضرت عبدالرحمن بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ''شراب سے بچو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے''۔ سورۃ المائدہ کی اس آیت کے نزول کے بعد سب نے اس طرح توبہ کی کہ دوبارہ رُخ تک نہ کیا، جو مٹکے شراب سے بھرے ہوئے تھے سوراخ کر کے بہادیے مدینہ کی گلیوں میں اس طرح کیچڑ ہو گئی جس طرح بارش سے ہوتی ہے۔ (روح المعانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شرابیوں کو جوتوں اور لاٹھیوں سے پیٹا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں چالیس کوڑے کی سزا مقرر کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے کی سزا کو قائم رکھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ: ''اَسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ شراب پی تو نشہ چڑھا اور اسی حال میں اس نے بیہودہ بکواس کی جس کے نتیجہ میں اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور ایسے شخص کے لیے اسی کوڑے ہی مناسب ہیں''۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے کی سزا دی۔

(رواہ الشیخ وابن مردویہ والحاکم)

خمر کہتے ہیں: ''اس کو جو عقل انسان پر خمار ڈال دے یعنی عقل ڈھک دے جیسے خمار یعنی اوڑھنی چہرہ ڈھانپ دیتی ہے''۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الخمر و هو المسكر المتخذ من عصير العنب او كل ما يخامر العقل ويغطيه من الاشربة.

''خمر وہ ایک نشہ دینے والی چیز ہے جو عصارۂ انگور سے بنتی ہے یا ہر وہ چیز جو عقل کو مخمور کر دے اور ڈھانپ دے پینے والی چیز سے''۔

وروى هذا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما به والميسر وهو القمار وعدا منه للعب ما يجوز و الكعاب.

یہ تشریح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ''وہ جوا ہے اور اس میں کھیل بھی شمار کیے گئے، جو بادام اور ٹھیکریوں وغیرہ سے کھیلے جاتے ہیں۔ میسر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے کا مال آسانی سے جیت لیا جاتا ہے''۔

والانصاب وهى الاصنام المنصوبة للعبادة وفرق بعضهم بين الانصاب الازلام بأن الانصاب حجارة لم تصور كانوا ينصبونها للعبادة ويذبحون عندها والاصنام

https://www.ashrafia.net

ماصور وعبد من دون اللہ عز وجل

انصاب اُن بتوں کو کہتے ہیں جو عبادت کے لیے نصب کیے جائیں اور بعض نے انصاب وازلام میں فرق کیا ہے بایں طور کہ انصاب محض پتھر بلا صورت ہیں۔ انہیں ویسے ہی نصب کر لیتے ہیں عبادت کے لیے اور ان کے پاس ذبح کرتے ہیں، بانیت چڑھاوا اور اصنام وہ ہیں جو تصویر کی صورت میں بنائے جاتے ہیں اور اللہ کے سوا ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ (روح المعانی)

والازلام اس کی تفصیل اوپر گزر چکی مختصر یہ کہ تین قلمیں ہوتی تھیں ایک پر لا دوسرے پر نعم اور تیسری خالی رکھ کر بہتے پانی میں ڈالتے پھر اگر لا والی آگے بہہ جاتی تو وہ کام ترک کر دیتے اور نعم والی آگے بہہ جاتی تو اجازت سمجھتے۔

رجس گندگی کے معنی بھی دیتا ہے ایسی گندگی جس سے عقل پراگندہ ہو جائے۔

زجاج کہتے ہیں:

الرجس کل ما استقذر من عمل قبیح واصل معناہ الصوت الشدید ولذا یقال للغمام رجائس لعدہ

رجس ہر وہ چیز جو گندگی پیدا کرے عمل قبیح سے اور اس کے اصل معنی صوت شدید ہیں، اسی لیے ابر کو اس کی گرج کی وجہ میں ''رجائس'' کہا جاتا ہے۔

من عمل الشیطان یہ سب شیطانی عمل سے ہے فاجتنبوہ تو بطریق حکم کہہ دیا گیا کہ ان سے پوری طرح اجتناب کرو جنب بمعنی دوری، اسی لیے غسل جس پر فرض ہو اس کو جنبی کہتے ہیں

لعلکم تفلحون تاکہ تم فلاح پاؤ۔ یعنی اس سے مجتنب رہنے سے تم مستحق فلاح ہوگے۔ آگے فرماتے ہیں:

ولقد اکد سبحان تحریم الخمر والمیسر فی ھذہ الآیۃ۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے حرمت خمر اور میسر کو مؤکد کیا۔ (روح المعانی) اس لیے کہ اگر صرف حرام ہی فرما کر حکم دیا گیا ہوتا تو اس کا اُٹھانا رکھنا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بھی جائز ہوتا جیسے بول و براز کا اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جانا جائز ہے، برخلاف شراب کے کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بھی حرام ہے۔ اسی لیے اس کے حکم میں فاجتنبوہ فرمایا گیا۔ آگے ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ ...... (الخ)

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تم میں عداوت اور بغض ڈلوا دے اور یہ باتیں شراب اور جوئے میں عام طور پر ظہور پذیر ہوتی ہیں شراب نوشی، جوئے بازی کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ اس جرم کے مرتکب آپس میں بغض و عداوت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ایسے جرائم کے مرتکب یاد الٰہی سے قطعاً غافل ہو جاتے ہیں اور نماز وغیرہ کی طرف ان کا التفات نہیں ہوتا۔ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ کا یہی مفہوم ہے۔ آخر میں فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ فرما کر تو بخاً ایسے برے افعال سے روکا گیا۔ ''کیا تم شراب جوئے سے باز رہو گے؟'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوش میں کہا: انتھینا ربنا ''اے ہمارے رب! ہم ضرور باز رہیں گے''۔

https://www.ashrafia.net

درسِ حدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اِنَّا كُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخُ ثُمَّ تَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور وہ بولا کہ: میں جنبی ہو جاتا ہوں اور پانی پاتا نہیں (۱) تب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم اور آپ سفر میں تھے آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں خود لوٹا پھر نماز پڑھ لی (۲) پھر میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو فرمایا کہ: ”تم کو یہ کافی تھا“ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ زمین پر مارے اور ان میں پھونکا (۳) پھر انہیں منہ اور ہاتھ پر پھیر لیا (۴) (بخاری) اور مسلم میں اسی کی مثل ہے اس میں یہ بھی ہے کہ: ”تمہیں یہ کافی تھا کہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک لیتے پھر انہیں اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیتے“ (۵)

شرح:

(۱) تو کیا کروں؟ آپ نے جواب دیا نماز نہ پڑھو جب تک کہ پانی نہ ملے اس لیے کہ تیمم صرف وضو کے موقع پر ہو سکتا ہے (مرقاۃ) یا آپ جواب سے خاموش رہے کیونکہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔ (اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ حضرت عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما جنابت تیمم کے قائل نہ تھے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسئلہ معلوم ہونے پر اس سے رجوع کر لیا لیکن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے توقف کیا (۲) یعنی سفر میں مَیں اور آپ جنبی ہو گئے پانی تھا نہیں تیمم کا مسئلہ کسی کو معلوم نہ تھا آپ نے تو پانی کے انتظار میں نماز ہی نہ پڑھی اور میں نے تیمم غسل کو غسل پر قیاس کیا اور تمام جسم پر مٹی لگائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عہد

https://www.ashrafia.net

نبوی میں ضرورت کے وقت صحابہ کرام قیاس کرتے تھے، نیز کبھی قیاس میں غلطی بھی کر جاتے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں غلطی پر ملامت نہ فرماتے تھے بلکہ اصلاح فرمادیتے تھے چونکہ خطاء اجتہادی پر گرفت نہیں (۳) تاکہ تیمم میں چہرے پر مٹی نہ لگ جائے کیونکہ تیمم کا مقصد پاکی ہے نہ کہ چہرہ لیتھڑ کر سادھو بن جانا اسی لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ فیشن کے لیے چہرے پر پاؤڈر وغیرہ ملنا ناجائز ہے کہ یہ مثلہ ہے یعنی چہرہ بگاڑنا (۴) اس ظاہری معنی کی بناء پر امام احمد واوزاعی تیمم میں ایک بار ہی ہاتھ مارتے ہیں، لیکن پہلے بھی گزرا اور آئندہ بھی آئے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم میں دوبار زمین پر ہاتھ مبارک مارے اور اسی کا حکم بھی دیا، لہٰذا یہاں مراد نہیں بلکہ بیانِ نوعیت ہے، یعنی جنابت کے تیمم میں زمین پر لوٹنے کی ضرورت نہیں صرف مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے و ہاتھوں پر پھیر لینا کافی ہے تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو، نیز یہاں کفین سے مراد ہتھیلیاں یا کلائیاں نہیں بلکہ کہنیوں تک پورے ہاتھ ہیں جیسا کہ دیگر احادیث میں ہے یہ حدیث مجمل ہے اور وہ احادیث اس کی تفصیل۔ کبھی یَدٌ بول کر کلائیاں مراد لیتے ہیں جیسے "فَاقْطَعُوا اَیْدِیَھُمَا" (۵) ہوسکتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کر کے بھی دکھایا ہو اور فرما بھی دیا ہو، لہٰذا ان دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں، بعض روایات میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ یاد نہ آیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے عمار خدا سے ڈرو"۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے عطا کردہ

ماہِ شعبان کے خصوصی وظائف

پہلا عشرہ: شعبانُ المعظم کی پہلی تاریخ سے ۱۰ تاریخ تک

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ آیت پڑھیں اور اوّل آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

دوسرا عشرہ: شعبانُ المعظم کی ۱۱ تاریخ سے ۲۰ تاریخ تک

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں اور اوّل آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ اس طرح پورے دن میں ۵۰۰ مرتبہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی ایک ہی نشست ۵۰۰ مرتبہ پڑھنا چاہے تو فجر یا عشاء کے بعد پڑھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ شعبان کی پندرہویں شب یعنی شبِ برأت میں ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھیں اور پھر سجدے میں سر رکھ کر دعا کریں۔ اگر ممکن ہو تو شبِ برأت میں ۱۰۰ نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں

آخری عشرہ: شعبانُ المعظم کی ۲۱ سے ۳۰ تک

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اوّل آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

https://www.ashrafia.net

از:
مولانا سید توقیر الاسلام قادری صاحب

اسلامی سال کے متبرک مہینے

رجب المرجب اور شعبان المعظم

ایک اہم مضمون جس کا مطالعہ آپ کو دینی معلومات سے بہرور کردے گا

رجب المرجب:

یہ اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے قبل از اسلام عرب میں اس ماہ میں عمرہ ادا کیا جاتا تھا جو حج کے لازمی ارکان میں سے ایک تھا۔ یہ مہینہ بھی ایسا تھا جس میں عرب جنگ کرنے کو حرام سمجھتے تھے۔ اسلام میں اس ماہ کی سب سے بڑی اہمیت شب معراج سے ہے۔ ۲۷ رجب ۱۰ نبوت کو معراج ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مَلَكُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کی سیر کرائی۔ اوّل مسجد الحرام سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے وہاں امام بن کر جماعتِ انبیاء کو نماز پڑھائی، پھر آسمانوں کی سیر کی اور انبیاء سے ان کے مقامات پر ملتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ اور بیت المعمور تک پہنچے اور وہاں سے قربِ حضوریٔ خاص حاصل ہوا۔

(رحمت للعالمین، جلد: اول، ص: ۷۰)

اس بارے میں حضرت مالک بن صعصہ کی حدیث کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا ''میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا جب آنے والا (جبرئیل علیہ السلام) میرے پاس آیا انہوں نے اپنے ساتھی (میکائیل علیہ السلام) سے کہا کہ ان تینوں میں درمیان والے آپ ﷺ ہیں۔ پھر وہ میرے سینے کے پاس آئے سینہ سے لے کر زیرِ ناف تک میرا جسم شق کیا۔ پھر سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے پُر تھا۔ میرے قلب کو دھویا اور ایمان وحکمت سے بھر دیا پھر درست کردیا پھر میرے لیے سواری لائی گئی جس کا قد خچر سے کم اور حمار سے اونچا تھا۔ اس کا قدم اس کی حد بصر تک پڑتا تھا۔ مجھے سوار کیا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ چلے اور آسمانِ دنیا تک مجھے لے کر پہنچ گئے، دروازے کھلوایا اندر سے پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام۔ کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ انہوں نے کہا کیا آپ ﷺ کو بلوایا گیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں! فرشتوں نے مرحبا کہا اور کہا خوب تشریف لائیں دروازہ کھلا میں اندر گیا تو وہاں آدم علیہ السلام تھے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں۔ سلام کیجیے میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا ابن صالح و نبی صالح فرما کر مرحبا کہا۔

پھر جبرائیل علیہ السلام دوسرے دروازے تک پہنچے دروازہ کھلوایا

https://www.ashrafia.net

میں اندر گیا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اخِ صالح و نبی صالح کہہ کر مرحبا بھی کہا۔

پھر تیسرے آسمان پر گئے وہاں یوسف علیہ السلام تھے سلام و جواب کے بعد انہوں نے بھی اخ صالح و نبی صالح کے الفاظ میں مرحبا کہا۔

پھر جبرائیل علیہ السلام چوتھے آسمان تک بلند ہوئے دروازہ کھلوایا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تھے میں نے سلام کیا تو انہوں نے بھی اخ صالح و نبی صالح کہہ کر مرحبا کیا۔

اس طرح پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام ملے اور سلام کا جواب دے کر انہوں نے بھی اخ صالح و نبی صالح کے ساتھ مرحبا کہا۔

چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی سلام کے بعد جواب میں اخ صالح و نبی صالح کہا۔

پھر ساتویں آسمان پر گئے وہاں دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود ہیں انہیں سلام کیا گیا انہوں نے بھی ابن صالح و نبی صالح کہہ کر مرحبا کہا۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا اس کا پھل بڑی چاٹیوں جیسا اور اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے بڑے تھے وہاں چار نہریں دیکھیں دو اندر بہتی تھیں دو باہر۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا اندر چلنے والے دریا تو بہشت کے دریا ہیں اور کھلے چلنے والے نیل و فراط ہیں۔

پھر سامنے بیت المعمور نمودار ہوا وہاں میرے سامنے شراب دودھ اور شہد کے برتن پیش کیے گئے میں نے دودھ لے لیا۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا یہی وہ فطرت ہے جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ہے۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار کرایا پھر پچاس نمازیں فرض کی گئی میں نیچے آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا کہ پچاس نمازیں روزانہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں ہوگی آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجئے میں واپس گیا دس نمازیں کم کر دی گئی میں نے لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہی بتایا وہ بولے واپس جائیے اور تخفیف کا سوال کیجئے غرضیکہ میں اسی طرح جاتا رہا حتی کہ پانچ نمازوں کا حکم ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کے لیے کہا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”اب مجھے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے میں شرم آتی ہے“۔ اسی وقت پکارنے والے کی آواز آئی کہ: ”میں نے اپنے فریضے کو جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف بھی کر دی“ یعنی پانچ نمازیں اور ثواب پچاس کا۔

(رحمت اللعالمین، حصہ: سوم، صفحہ: ۱۳۰)

رجب کی ۹ ہجری میں غزوہ تبوک ہوا۔ سرحد شام کے غسانی بادشاہ نے جنگ موتہ کا بدلہ لینے کے لیے خوب تیاری شروع کر دی تھی، مدینہ کے لوگ فکرمند تھے چنانچہ آپ ﷺ نے جنگ

https://www.ashrafia.net

کی تیاری کا حکم دے دیا گرمی سخت تھی قحط کا زمانہ تھا اس کے باوجود مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری اس معرکے کی اہمیت کے پیش نظر جب آپ ﷺ نے عام چندے کا اعلان فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نوسو اونٹ، سوگھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد پیش کیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام اثاث بیت نقد اور حاجت کا نصف حصہ جو کئی ہزار تھا پیش کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی سامان لے آئے۔ جب آپ ﷺ نے ان سے پوچھا بال بچوں کے لیے بھی چھوڑ آئے ہو تو آپ نے عرض کیا ''اللہ اور رسول ﷺ کی محبت چھوڑ آیا ہوں''۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چالیس ہزار درہم غرض یہ ان لوگوں کا حال تھا جو مالدار تھے۔ ایک صحابی ابوعقیل انصاری رضی اللہ عنہ نے دو سیر چھوارے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ الغرض تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر تیار ہوا اور جب نو ہجری میں آپ یہ لشکر لے کر مدینہ سے تبوک کی جانب روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے تقریباً ایک ماہ وہاں قیام فرمایا۔ حدی کے علاقے کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں نے جن میں ایک عیسائی حکمران یوحنا بھی تھا مصالحت کر لی اور جزیہ دینا بھی قبول کر لیا۔ دومۃ الجندل جو دمشق سے پانچ منزل کے فاصلے پر ہے وہاں کا عرب حکمران اکیدر جو قیصر شاہ روم کے زیر اثر تھا اس کے مقابلے کے لیے آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو کی جمعیت دے کر روانہ کیا تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا۔ پورے معرکوں میں یہ آخری معرکہ تھا جو آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں پیش آیا اس معرکہ کے بعد ایک نہایت ہی اہم واقعہ مسجد ضرار کا پیش آیا یہ واقعہ غزوہ تبوک کے بعد پیش آیا تھا۔ یہ غالباً شعبان کے مہینے میں ہوا تھا۔

شعبان المعظم:

قمری سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ شعبان کی پندرویں رات کو ہر معاملے کا حکیمانہ اور محکمانہ فیصلہ اللہ تبارک وتعالی کے حکم سے صادر کیا جاتا ہے اس رات افراد، قوموں، ملکوں اور قسمتوں کے فیصلے جو اللہ تبارک وتعالی فرما چکا ہے اپنے فرشتوں کے حوالے کر دیتا ہے حدیث کی رو سے آپ ﷺ نفلی روزے ترجیحاً شعبان ہی میں رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے شعبان کی اس مبارک رات قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حدیث شریف ہے کہ اس رات اللہ تبارک وتعالی انسانوں کے گناہ معاف کرنے کے لیے پکارتا ہے۔ تحویل قبلہ کا حکم ۲ ہجری میں رجب یا شعبان کے مہینے میں آیا، جب مدینہ میں نمازِ ظہر کے دوران صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مسجدِ بنوسلمہ (جو اب مسجدِ قبلتین کہلاتی ہے) میں نماز پڑھتے ہوئے اپنا رخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھیرا، یہ تبدیلی سورہ بقرہ کی آیت ۱۴۴ کے نزول کے بعد ہوئی۔

اس لیے مکہ کی تیرا سالہ اقامت کے عرصے میں آپ ﷺ نے بیت المقدس ہی کو قبلہ بنا یا رکھا مدینہ پہنچ کر بھی یہی عمل رہا مگر ہجرت کے دوسرے سال یا سترہ ماہ بعد اللہ تعالی نے اس بارے میں حکم نازل فرمایا۔

https://www.ashrafia.net

”اسریٰ اور معراج“

غزالیٔ دوراں رازیٔ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نور اللہ مرقدہٗ کے مضمون سے اقتباس

حضور نبی کریم نور مجسم سید عالم ﷺ کے اخص خصائص اور اشرف فضائل وکمالات اور روشن ترین معجزات وکرامات سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کو فضیلت اسریٰ اور معراج سے وہ خصوصیت وشرافت عطا فرمائی۔ جس کے ساتھ کسی نبی اور رسول کو مشرف ومکرم نہیں فرمایا اور جہاں اپنے محبوب ﷺ کو پہنچادیا کسی کو وہاں تک پہنچنے کا شرف نہیں بخشا، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔ (پارہ:۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت:1)

ترجمہ: ”پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے“

اسراء اور معراج کا فرق:

اگرچہ عام استعمالات میں حضور اکرم ﷺ کے اس تمام مبارک سیر وعروج یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں اور لامکان تک تشریف لے جانے کو ”معراج“ کہا جاتا ہے لیکن محدثین ومفسرین کی اصطلاح جو حضور انور ﷺ کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک تشریف لے جانا ”اسراء“ کہلاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کو لفظ اسراء سے تعبیر فرمایا ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف حضور ﷺ کا عروج فرمانا ”معراج“ کہلاتا ہے۔ اس لیے کہ اس کے لیے معراج اور عروج کے الفاظ احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں

اسراء، معراج اور عروج:

حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فارسی میں فرماتے ہیں جس کا اردو خلاصہ یہ ہے کہ: ”(مسجد حرام سے) مسجد اقصیٰ تک اسراء ہے اور وہاں سے آسمان تک معراج ہے اور آسمان سے مقام قاب قوسین تک عروج ہے“ (فوائد الفواد جلد: چہارم، صفحہ: ۳۰۸)

آیت اسراء:

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم وجلیل واقعہ کے بیان کو لفظ ”سبحان“ سے شروع فرمایا، جس کا مفاد اللہ تعالیٰ کی ذات باری کا ہر عیب ونقص سے پاک ہونا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ واقعات معراج

https://www.ashrafia.net

جسمانی کی بناء پر منکرین کی طرف سے جس قدر اعتراضات ہو سکتے تھے ان سب کا جواب ہو جائے۔ مثلاً حضور ﷺ کے جسمِ اقدس کے ساتھ مسجد اقصیٰ یا آسمان پر تشریف لے جانا اور وہاں سے ثم دنی فتدلی کی منزل تک پہنچ کر تھوڑی دیر میں واپس تشریف لے آنا، منکرین کے نزدیک ناممکن اور محال تھا اللہ تعالیٰ نے لفظ "سبحان" فرما کر یہ ظاہر فرمایا کہ یہ تمام کام میرے لیے بھی ناممکن اور محال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہوگی اور عجز وضعف عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔ اسی حکمت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے "اسریٰ" فرمایا، جس کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے حضور ﷺ کو جانے والا نہیں فرمایا بلکہ اپنی ذات مقدسہ کو لے جانے والا فرمایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لفظ "سبحان" اور "اسریٰ" فرما کر معراج جسمانی پر ہونے والے اعتراض کا جواب دیا ہے اور اپنے محبوب ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کو اعتراضات سے بچایا ہے۔ گویا یوں فرمایا کہ: "اے منکرو! خبردار! واقعہ معراج میں میرے حبیب ﷺ پر اعتراض کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں! اس لیے کہ اُس نے معراج کرنے اور مسجد اقصیٰ یا آسمانوں پر خود جانے کا دعویٰ نہیں کیا ایسی صورت میں تمہیں اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ یہ دعویٰ تو میرا ہے کہ میں اپنے حبیب ﷺ کو لے گیا اب اگر میرے لے جانے پر تمہیں اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسے لے گیا؟ یہ لے جانا اور ذرا سی دیر میں آسمانوں کی سیر کرا کے واپس لے آنا تو ممکن نہیں تو یاد رکھو کہ مَیں "سبحان" ہوں جو چیز مخلوق کے لیے عادۃً ناممکن اور محال ہے اگر میرے لیے بھی اسی طرح محال اور ناممکن ہو تو میں عاجز اور ناتواں ٹھہروں گا اور عاجزی و ناتوانی عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔ معلوم ہوا کہ آیت اسریٰ کا پہلا لفظ ہی معراج جسمانی کی روشن دلیل ہے۔

نکتہ:

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں نہ اپنا نام لیا اور نہ اپنے حبیب ﷺ کا اپنی ذات پاک کو "الذی" اور اپنے حبیب ﷺ کو "عبدہ" سے تعبیر فرمایا۔ "الذی" اسم موصول ہے جس کے معنی ہیں: "وہ ذات" یہ ایسا لفظ ہے کہ ہر چیز پر اس کا اطلاق کر سکتے اور ہر چیز کو "الذی" کہہ سکتے ہیں اور لفظ "عبد" بھی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے "عبد" ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے حبیب ﷺ دونوں کے لیے ایسا لفظ ارشاد فرمایا، جو تمام ممکنات کو حاوی ہے۔ ہر شے "الذی" ہے اور ہر چیز "عبد" ہے۔ گویا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ "الذی" تو ہر چیز ہے لیکن جس کو کامل "الذی" کہا جا سکے وہ وہی ہے جو اسریٰ کا فاعل ہے کیونکہ "الذی" کے معنی ہیں: "ذات" اور ظاہر ہے کہ کمال ذات وجوب ذاتی، الوہیت اور قدرتِ کاملہ کے بغیر متصور نہیں واجب ممکن کو اور الٰہ و معبود ہر عبد و مملوک کو اور قادر مطلق ہر مقدور کو محیط ہے اور اس میں شک نہیں کہ واجب بالذات معبود برحق اور قادر مطلق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ لہٰذا کامل

https://www.ashrafia.net

"الذی" صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کمال کی دلیل "اسریٰ" ہے کیونکہ معراج کو لے جانا قدرتِ کاملہ کے بغیر محال ہے اور قدرتِ کاملہ جس کے لیے ہوگی معبود برحق وہی ہوگا اور معبود برحق کے لیے وجوب ذاتی لازم ہے اور وجوبِ ذاتی ہی "الذی" کا کمال ہے۔ لفظ "الذی" دال ہے اور ذاتِ کاملہ اس کا مدلول دال کا تمام کائنات کو حاوی ہونا اشارہ ہے، اس امر کی طرف کہ مدلول ہر ذرہ کائنات کو بالذات محیط ہے۔ علی هذا القیاس "عبد" بھی ہر چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اس کی "عبد" ہے لیکن جس کو تمام عباد کاملین میں سے سب سے زیادہ کامل اور عبد اکمل کہا جاسکے۔ وہ وہی ہے جو "اسریٰ" کا مفعول بہ ہے اور جسے آیت اسراء میں "عبدہ" سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کی دلیل بھی یہی لفظ "اسریٰ" ہے جس کا مفعول بہ یہی "عبد" مقدس ہے کیونکہ "عبدہ" کے معنی ہیں: "اللہ کا بندہ" اور اللہ کی بندگی کا سب سے بڑا کمال اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی نزدیکی ہے۔ اسراء اور معراج میں اس عبد مقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا جو قرب نصیب ہوا اور مرتبہ قاب قوسین کی نزدیکی حاصل ہوئی اور اوّلین وآخرین میں سے آج تک نہ تو کسی کو حاصل ہوئی ہے نہ ہوگی اور نہ ہوسکتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے جملہ عباد میں عبد کامل صرف "عبدہ" ہے اور بس! حاصل کلام یہ کہ جس طرح "الذی" سب ہیں مگر کامل الذی (واجب الوجود) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی طرح "عبد" سب ہیں مگر کامل "عبد" صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں لفظ "عبد" دال ہے اور کامل فی المعبودیت (حضرت محمد ﷺ) مدلول دال کا تمام عالم کو حاوی ہونا اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ مدلول تمام موجودات عالم (بالعطا) محیط (وما ارسلنک الا رحمته للعلمین)

"الذی" اور "عبد" کا تمام ممکنات اور موجودات کو محیط ہونا اس امر کی طرف بھی مشیر ہے کہ تمام عالم "الذی" اور "عبدہ" کے حسن وجمال کا آئینہ دار ہے، جس طرح ہر تعین میں وجود حقیقی کامل "الذی" (رب العالمین) کا جلوہ ہے ایسے ہی ہر مخلوق میں حقیقتِ نوری کامل عبد رحمۃ للعالمین ﷺ کو ظہور ہے۔

"الذی" اور "عبدہ" دونوں میں ابہام ہے اور یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حسن ذات تمام کائنات سے ابہام میں ہے اسی طرح ذات محمدی ﷺ کا حسن بھی نگاہِ عالم سے مبہم اور پوشیدہ ہے۔

انه هو السمیع البصیر میں چونکہ ضمیر ھو کا مرجع الذی اور "عبدہ" دونوں ہوسکتے ہیں اس لیے یہ احتمال اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ شب معراج "الذی عبدہ" کا سمیع وبصیر ہوا اور "عبدہ الذی" کا۔

مقام عبدیت:

قرب الٰہی کا وہ بلند ترین مقام ہے جہاں بندہ اپنے تعینات کو معدوم پاکر جلوہ معبود میں محو ہوجاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر رسول ونبی نہیں فرمایا بلکہ "بعدہ" فرمایا۔

عبدہ:

معراج کے بیان میں "عبدہ" فرما کر اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ

https://www.ashrafia.net

فرما دیا کہ باوجود اس قربِ عظیم کے جو شبِ معراج میرے حبیب ﷺ کو حاصل ہوا وہ میرے عبد ہی ہیں معبود نہیں۔

عبد کی اقسام:

عبد کی کئی قسمیں ہیں ایک اعتبار خاص سے اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) عبد رقیق (۲) عبد آبق (۳) عبد ماذون

"عبد رقیق" سے مراد وہ مملوک غلام ہے جو پوری طرح اپنے مالک کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہو۔

"عبد آبق" اپنے ملک سے بھاگے ہوئے غلام کو کہتے ہیں (جو مالک مجازی کے قبضہ سے باہر ہوتا ہے)

"عبد ماذون" وہ غلام ہے جو مالک کی ملک اور اس کے قبضہ میں ہے اور اس کی صلاحیت، استعداد اور خوبی کی وجہ سے اس کے مالک نے اپنے کاروبار کا اسے مختار و ماذون بنا دیا ہو اور اسے اس بات کا اِذن دے دیا ہو کہ وہ مالک کے کاروبار میں جائز اور ممکن تصرف کرے، اس غلام کا بیچنا، خریدنا، لینا، دینا سب کچھ اس کے مالک کا بیچنا، خریدنا اور لینا، دینا متصور ہوگا۔

عام مؤمنین خواہ عاصی ہوں یا مطیع سب اللہ تعالیٰ کے بمنزلہ "عبد رقیق" کے ہیں اور کفار، مشرکین، منافقین بمنزلہ "عبد آبق" (بھاگے ہوئے غلام) کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوبین و مقربین بمنزلہ "عبد ماذون" کے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے قرب کے مطابق ماذونیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔ ساری کائنات میں رسول اللہ ﷺ کے برابر کوئی اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں اس لیے حضور سید کونین ﷺ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے "عبد ماذون" ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ (پارہ:۲۷، سورۃ النجم، آیت:۳)

ترجمہ: ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے''۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

ترجمہ: ''اے محبوب ﷺ! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی''۔ (پارہ:۹، سورۃ الانفال، آیت:۱۷)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا''۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔

ترجمہ: ''وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں''۔ (پارہ:۲۶، سورۃ الفتح، آیت:۱۰)

ایک مقام پر فرمایا:

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ (پارہ:۲۶، سورۃ الفتح، آیت:۱۰)

ترجمہ: ''ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے''۔

اور حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي (بخاری شریف، ج:۱، ص:۴۲، حدیث:۷۱)

ترجمہ: ''میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی عطا فرماتا ہے''

مختصر یہ کہ حضور ﷺ کے "عبد ماذون" ہونے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا بولنا اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہے حضور سیدِ عالم ﷺ کا فعل مبارک اللہ تعالیٰ کا فعل مبارک ہے، حضور اکرم کا بیچنا اللہ تعالیٰ کا بیچنا ہے، حضور خاتم النبیین ﷺ کا دینا اللہ کا دینا اور حضور اقدس ﷺ کا لینا اللہ کا لینا ہے۔

https://www.ashrafia.net

فقہی سوالات کے جوابات

عرفانِ شریعت

زکوٰۃ کے مسائل و احکام

:::: حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ ::::

سوال: زکوٰۃ کا معنی و مفہوم اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: عربی زبان میں زکوٰۃ پاک کرنے کو کہتے ہیں جب کہ اسلامی شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ مال کا جو حصہ شریعت نے اللہ تعالیٰ کے لیے مقرر کیا ہے اسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے۔

زکوٰۃ کی شرعی حیثیت:

شرعاً زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور اس کی فرضیت قرآن کی رو سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہے۔ لہٰذا اس کا انکار کرنا کفر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق ہے اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۂ توبہ آیت نمبر 103 میں ارشاد فرمایا:

خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

(پارہ:۱۱، سورۃ التوبۃ، آیت:۱۰۳)

ترجمہ: ”اے محبوب ﷺ! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو، جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو“۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا، مالک کو دوڑائے گا اور وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا“۔

سوال: زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے اس کے واجب ہونے کی شرائط بتائیں؟

جواب: زکوٰۃ کے واجب ہونے کی چند شرائط ہیں۔

۱) مسلمان ہونا۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور عبادت کافر سے متصور نہیں کی جاسکتی۔ یونہی اگر کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو کفر کے دور کی زکوٰۃ اس پر لازم نہیں ہوگی۔

۲) بالغ ہونا۔ ۳) عاقل ہونا۔ کیونکہ نابالغ اور مجنون یعنی پاگل شخص شریعت کے احکام کا مکلف نہیں ہوتا۔

۴) نصاب کا مالک ہونا (نصاب کی مقدار ان شاء اللہ آگے بتائی جائے گی)

۵) مال پر قبضہ ہونا

۶) سال کا گزرنا

۷) مال کا حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہونا۔

https://www.ashrafia.net

سوال: حاجتِ اصلیہ کی وضاحت کیجیے؟

جواب: حاجتِ اصلیہ سے مراد یہ ہے کہ جس کی طرف زندگی گزارنے کے لیے انسان محتاج ہوتا ہے جیسے گھر، کپڑے گھریلو سامان، سواری، پیشہ ور کے لیے اس کے پیشے کے آلات، علماء کے لیے کتب وغیرہ۔

سوال: زکوٰۃ کے مال پر سال کے گزرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: سال کا گزرنا جسے عربی میں "حولان الحول" کہا جاتا ہے، مراد یہ ہے کہ جب سے بندہ نصاب کا مالک ہوا ہے تب سے اس کے سال کا آغاز ہوا اور اس پر مکمل اسلامی اعتبار سے بارہ مہینے گزر جائیں۔ مثلاً ربیع الاوّل میں کسی کے پاس نصاب کی مقدار کے برابر رقم جمع ہوگئی تو سال شروع ہوگیا۔ اب اگلے ربیع الاوّل میں دیکھا جائے گا کہ اس کے پاس کتنی رقم جمع ہے۔ اگر نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے، بشرطیکہ سال کے درمیان میں بالکل مفلس نہ ہوگیا ہو۔ یونہی زکوٰۃ میں اسلامی مہینوں کا اعتبار کرنا واجب ہے، انگریزی مہینوں کا اعتبار جائز نہیں ہے۔

سوال: زکوٰۃ کا شرعی نصاب کیا ہے؟

جواب: شرعاً مختلف چیزوں پر الگ الگ نصاب کی مقدار مقرر کی گئی ہے۔ جانوروں میں اونٹ، بکری، گھوڑا اور گائے وغیرہ میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کا نصاب الگ الگ ہے جب کہ سونا، چاندی اور اموال تجارت یعنی تجارت کے سامان کا نصاب الگ ہے۔ (جانوروں کے نصاب کی بالعموم ضرورت نہیں ہوتی اس لیے یہاں جانوروں کا نصاب تحریر نہیں کیا جا رہا۔ البتہ اگر جاننا چاہیں تو دارالافتاء سے رجوع کریں) جب کہ سونا ساڑھے سات تولہ اور چاندی ساڑھے باون تولہ ہونا ضروری ہے، جب کہ تجارتی سامان اگر ہے تو اس کا بھی اتنی مالیت کا ہونا ضروری ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جائے۔

جب اتنا سونا یا چاندی یا مالِ تجارت قرض اور حاجتِ اصلیہ سے زائد جمع ہوجائے تو سال کا آغاز ہوجائے گا۔

اموالِ تجارت سے مراد یہ ہے کہ وہ وہ سامان جو کاروبار کی نیت سے خرید رکھا ہے (مثلاً اسٹاک میں جو موجود ہے) اس کی مالیت کو بھی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ البتہ اس میں دوکان کی مالیت شامل نہیں ہوگی اور نصاب میں یہ بات بھی یاد رہے کہ اگر سارے نصاب تھوڑے تھوڑے ہوں تو سب کی مالیت کو جمع کیا جائے گا اور اگر سب کی مالیت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جاتی ہے تو اب یہ مکمل نصاب شمار کیا جائے گا اور اس پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر صرف سونا یا صرف چاندی ہے تو ان میں صرف ان کا ہی نصاب معتبر ہوگا۔ یونہی سال کے گزرنے سے مراد یہ ہے کہ سال کے درمیان میں مال میں کمی وزیادتی ہوتی رہے بشرطیکہ مال بالکل ختم نہ ہوجائے تو اس کمی یا زیادتی کا اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال: مکان جو کرائے پر دے رکھا ہے، اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ پراپرٹی جو کرائے پر دی ہوئی ہے اب چاہے وہ

https://www.ashrafia.net

مکان ہو یا دوکان اس کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں ہے، بلکہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی یعنی کرائے کو دیکھا جائے گا کہ وہ اس قدر جمع ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر برابر ہو جائے اور قرض یا حاجتِ اصلیہ سے بھی فارغ ہو تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے یا اگر تھوڑا ہے مگر کسی اور نصاب کے پائے جانے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہے تو اسے بھی اس نصاب میں شامل کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سوال: بیٹی کے جہیز کے لیے سامان لا کر رکھا ہوا ہے یا رقم رکھی ہے اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر اوقات لوگ اپنی بیٹیوں کے لیے سامان خرید کر گھر میں رکھ دیتے ہیں کہ شادی کے وقت جہیز میں دینے کے کام آئے گا، ایسا سامان دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱) فرنیچر اور دیگر گھریلو ضرورت کا سامان

۲) زیورات یا نقدی

اس میں فرنیچر پر زکوٰۃ نہیں ہے، جب کہ نقدی یا زیورات اگر والدین کی ملکیت میں ہی ہیں تو سال کے گزرنے پر ان پر بھی زکوٰۃ ہوگی اور اگر بیٹی کی ملکیت میں ہیں تو بیٹی پر زکوٰۃ ہوگی۔

سوال: پلاٹ خریدا ہے، اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: پلاٹ خریدتے وقت اگر یہ ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر نفع حاصل کرنا ہے یعنی کاروبار کرنا ہے تو اب اس کا حکم بھی مالِ تجارت والا ہے یعنی اس کی مالیت پر زکوٰۃ ہوگی۔ جب کہ اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جائے لیکن اگر اس نیت سے خریدا کہ اس پر گھر تعمیر کرے گا خواہ کتنے ہی عرصے کے بعد کیوں نہ کرے تو اب اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یونہی اگر پلاٹ بیچنے کی نیت سے خریدا تھا مگر پھر اسے بنا کر کرائے پر دے دیا تو اب اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر پلاٹ رہائش کے لیے خریدا تھا لیکن پھر ارادہ بدل گیا اور بیچ دیا تو اب اس کی قیمت پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: بی سی (کمیٹی) پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: وہ کمیٹی اگر وصول نہیں کی تو اب اس کی جتنی قسطیں بھر چکے ہیں اگر یا کسی دوسرے نصاب کے ساتھ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو سال کے گزرنے پر اس پر زکوٰۃ ادا ہوگی اور اگر کمیٹی وصول کر چکا ہے تو آئندہ جتنی اقساط بھرنی ہیں ان کو نکالے اور باقی جو رقم بچ جائے، اس میں اگر دیگر شرائط پائی جاتی ہیں تو زکوٰۃ ہے ورنہ نہیں۔

سوال: پراویڈینٹ فنڈ پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: پراویڈینٹ فنڈ قرض ضعیف کی صورت میں آتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک یہ رقم ملازم وصول نہ کرلے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جب وصول ہو جائے تو صرف اسی سال کی زکوٰۃ فوری لازم ہے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

ہر مرادِ دلی حق سے ملتی رہی، واپس آئے، کلی دل کی کھلتی رہی
بستر اگرم، زنجیر ہلتی رہی، یہ عجب معجزا آج کی رات ہے

https://www.ashrafia.net

گوشۂ سیرت

عظمت و رفعت ”ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“

جناب ملک محبوب الرسول قادری رضوی صاحب

نبیٔ رحمت، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار ولاتعداد فضائل و مناقب عظمت و رفعت، مراتب و خصائص میں سے ایک اہم ترین خصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ”ذکر پاک کی عظمت و رفعت“ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اوّل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے: اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا: ”اللہ خوب ہی جانتا ہے“۔ جواب ملا: قال اذا ذکرت ذکرت معی (زرقانی علی المواهب) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارا ذکر بھی (ضرور) ہوگا“ اور اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے اپنے اندازِ سخن میں رفعتِ ذکرِ حبیب کو یوں ڈھالا ۔

ورفعنالك ذكرك كا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

اور قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوتا ہے کہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا (پارہ: ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۷)

ترجمہ: ”بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے“۔

خدائے قدوس حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

”میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ اے میرے رسول! میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا“۔

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

خطبات میں، کلموں میں، اقامت میں، اذان میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور یہ ذکر بعثتِ نبوی سے بھی پہلے شروع ہوا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یعنی ”میں مکہ

https://www.ashrafia.net

کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے قبل بھی مجھے سلام کہتا تھا“ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ”خصائص کبریٰ“ میں اس مضمون کی کئی حدیثیں نقل کی ہیں: کہ ہر شے پر، حوروں کی پیشانیوں پر، جنت کے درختوں پر اوران کے پتوں پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ مسطور ہیں۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو خدا کے عرش پر اسم ذات کے ساتھ جناب ختمی مرتبت ﷺ کے اسم مقدس کو لکھا ہوا پایا۔ فرض کہ خطبات میں کلمہ میں، اذان واقامت میں، عبادات میں قرآن میں۔ تمام اعمال خیر میں اور قلبِ مسلم میں آپ کا ہی ظہور ہے۔ عارف لاہوری حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں:

در دل مسلم مقام مصطفی است
آبروئے ناز نام مصطفی است

سرکارِ دو عالم ﷺ کی عظمت و رفعت اور آپ کے ساتھ عشق و محبت کا اظہار اعلیٰ حضرت قدس سرہ یوں فرماتے ہیں:

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

پھر ذکر محمدی ﷺ کی رفعت کا اعجاز دیکھیے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اذان کہو، مرجائے تو جنازہ پڑھو، اذان اور جنازہ دونوں میں ذکرِ مصطفوی ﷺ کا ہونا لازمی وضروری ٹھہرا۔ پھر آگے چلیں قبر میں نکیرین جو سوالات کرتے ہیں، ان میں سے ایک سوال حضور سید عالم ﷺ کے متعلق بھی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ فرشتے پوچھتے ہیں: ماعلمك بهذا الرجل .ماعلمك یہ خطاب مقبور (قبر والے) سے ہوگا اور هذا الرجل سے مراد حضور ﷺ ہی ہیں حضور ﷺ اپنے اعلیٰ وارفع مقام پر تشریف فرما ہوتے ہیں قبر میں تمام حجابات اٹھا دیے جاتے ہیں اور فرشتے سوال کرتے ہیں حضور خاتم النبیین ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہ ان کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے؟ سوائے مؤمنین کاملین یعنی عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کے کوئی بھی اس سوال کا جواب نہ دے سکے گا۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ الثریا باظهار ماکان خفیاً میں لکھا ہے کہ: قبر میں حضور پُرنور ﷺ کے متعلق سوال ہونا صرف آپ ﷺ ہی کی خصوصیت ہے یعنی کسی اور نبی یا رسول کو یہ مرتبہ نہیں ملا کہ اس کی نبوت یا رسالت کے متعلق قبر میں بھی سوال ہو۔ اس سوال کا مقصد حضور سید کونین ﷺ کے مرتبہ ومقام کی برتری اور آپ ﷺ کا ذکر خیر ہے“۔

اب ذرا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں: اس سوال سے مقصود متعدد امور ہیں۔ ایک ان میں سے حضور پُرنور ﷺ کے شرف کا اظہار بھی ہے“۔

سبحان اللہ! سبحان اللہ! آپ ﷺ کے مرتبہ ومقام کی عظمت و رفعت اور ذکر کی بلندی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ . (پارہ:۳۰، سورۃ الشرح، آیت:۴)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

https://www.ashrafia.net

شیخ المشائخ،ہم شبیہہ غوث الاعظم

حضرت مولانا سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی المعروف اشرفی میاں نور اللہ مرقدہٗ

حضرت مولانا سید حامد اشرف کچھوچھوی صاحب

سیدی وسندی و مرشدی وجدی شیخ المشائخ سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مشائخ وعلماء میں احسن الوجوہ ہونے کی بناء پر''ہم شبیہہ غوث الثقلین'' سے معروف اور جانے پہچانے جاتے تھے۔ چنانچہ شیخ مارہرہ حضرت قدوۃ السالکین حضرت مولانا سید شاہ آل رسول ماہروری علیہ الرحمہ نے حضرت جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو''شبیہہ غوث الثقلین'' سے یاد فرمایا۔

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے پیر و مرشد حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے تو آپ خود بغرض مزاج پرسی مارہرہ تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر فرمایا کہ:

''میرے پاس سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی امانتِ خاص ہے جسے اولادِ غوث میں شبیہہ غوث الثقلین مولانا سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو سونپنی اور پیش کرنی ہے اور وہ اس وقت حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر ہیں، محراب مسجد میں ملاقات ہوگی''۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے حضرت محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضری دی پھر مسجد میں تشریف لائے تو واقعی پیر کی نشاندہی کے بموجب حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو محراب مسجد میں پایا اور برجستہ فی البدیہہ یہ شعر کہے۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسنِ خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

پھر عرضِ مدعا کیا۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے مارہرہ شریف میں حاضری دی حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت بخشی اور یہ فرمایا کہ:''جس کا حق تھا اُس تک یہ امانت پہنچا دی''۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ کے''خاتم الخلفاء'' کہلائے۔

پچھلے عرس کے موقع پر مارہرہ شریف، فقیر حقیر سید حامد اشرف نے حاضری دی۔ دل میں جستجو اور خواہش تھی کہ معلوم کیا جائے

https://www.ashrafia.net

کہ حضرت جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ برکاتیہ کے کس حجرے میں تشریف فرما ہوئے تھے۔ حضرت حسن میاں دامت برکاتہم العالیہ سے دریافت کیا۔ صندل پوشی کے وقت حضرت حسن میاں زیدہ مجدہٗ ایک حجرے میں مجھے لے گئے اور فرمایا کہ: ''یہ وہی حجرہ ہے جس میں حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ قیام پذیر ہوتے تھے''۔ اس وقت اس حجرے میں حضرت محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُرانوار ہے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ خانوادۂ اشرفیہ کی وہ واحد شخصیت ہیں، جنہوں نے سلسلۂ اشرفیہ کو عرب وعجم کے دیار وامصار میں متعارف کرایا اور اس سلسلے کی ترویج واشاعت فرمائی اور یہ حق ہے کہ آپ کا سلسلہ اشرفیہ کو مبین ومظہر ومجدد کہا جائے اور آپ اپنے جدِ کریم حضرت مخدوم سلطان میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے سیرۃ کامل جانشین اور متبع ہونے کی حیثیت سے آپ بے شک اکبرالوقوہ کے مصداق تھے آپ کی ظاہری وباطنی دونوں زندگیاں حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کی آئینہ دار تھیں۔ اتباع کا یہ مفہوم صرف حیات ظاہری سے متعلق ہے، بعد ممات اتباع کا یہ تصور ممکن ہی نہیں لیکن آپ نے حضرت مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ کے پائیں اپنی قبر کے لیے تاکید فرما کر لفظ اتباع کو ایک نیا مفہوم بخش دیا تاکہ صبح قیامت کو بھی اپنے محبوب حضرت مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع میں اُٹھیں۔ دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اپنے محبوب کے پائیں اس انداز میں پڑا رہنا کہ کبھی کروٹ نہ بدلی یہ اتباع کا انوکھا انداز ہے۔

حضرت جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے حضور والد محترم مولانا سید شاہ مصطفی اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: ''فرزند پیر مصطفی اشرف مجھے فرزند مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ اور والدۂ سید محمد محدث علیہا الرحمہ (جو اشرفی میاں کی بڑی صاحبزادی تھیں) کے مابین دفن کرنا چونکہ یہ اتنا حصہ بالکل میرے جد کریم مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ کے پائیں ہے''۔ حضرت والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ: ''حضور! وہاں اتنی جگہ نہیں ہے کہ قبر بنائی جا سکے''۔ حضرت جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''جس کا نام لے کر فقیر اشرفی دردر مارا مارا پھیرا اور جن کا کہلاتا رہا، کیا وہ اپنے پائیں ایک قبر کی جگہ بھی نہ عطا فرمائیں گے''۔ آج اسی جگہ پر آپ کا مزار پر انوار مرجع خاص وعام ہے اور فیض رسانی کا سرچشمۂ نیر ہے۔

حضور جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی نسبی فضیلت اور خاندانی وجاہت کی بنا پر لائق مدح وستائش ہیں۔ آپ اس نسب پاک سے متعلق ہیں جو لائق صدر افتخار ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ جس نسب کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں قبیلہ بنی کنانہ کو منتخب فرمایا اور بنو کنانہ میں سے قریش کے خاندان کا انتخاب فرمایا، مجھ کو بنو ہاشم میں اعزاز بخشا اور مجھ کو بنو ہاشم میں مصطفی کیا''۔

ایک اور حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ نے اپنی ذات سے نسبی اور نسبی علاقہ رکھنے والوں کو ایک غیر معمولی حیثیت دے دی۔ ارشاد گرامی ہے: ''تمام رشتے اور ناطے قیامت

https://www.ashrafia.net

کے دن منقطع ہو جائیں گے علاوہ میرے رشتے ناطے کے“۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس شخصیت کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی اور نسبی شرافت حاصل ہو جائے، اس کو ذاتی طور پر دیگر تمام شخصیات پر ان کی تمام وہبی اور کسبی خوبیوں سے بالاتر ہے۔
حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے اقران اور ہم عصروں میں صورت، سیرت، کردار، عمل، حسن اخلاق اور علو ہمتی میں نمایاں تھی۔ شریعت کی پابندی کا از حد احترام فرماتے تھے، چنانچہ بوقت وضو ماء مستعمل سے بچنے کے لیے پوستین پہن لیا کرتے تھے۔ خلال انگشت و پا معمول کے طور پر کرتے تھے۔ بسلسلہ طہارت کلوخ (مٹی کا ڈھیلا) کا استعمال بطور سنت کرتے تھے۔

آپ کی شرعی وجاہت کا یہ عالم تھا کہ جب بارگاہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں حاضری دی تو صاحب سجادہ خود استقبال کے لیے تشریف لائے اور اپنا مہمان خاص رکھا۔

آپ نے اپنی زندگی کے چند نقوش والہامی تاثرات کو نظم ونثر میں پیش کیا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے منظوم ”**تحائف اشرفی**“ جس میں اصناف سخن کا لطف کا لفظ موجود ہے۔ آپ کے اس کلام میں عربی، فارسی، اردو اور ہندی کے تمام اقسام دادر، ٹھمری اور بروگ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

”**وظائف اشرفی**“ جو نثر میں ہے لیکن وہ مختلف اوراد و اشغال واذکار اور مراقبے کا مجموعہ ہے جسے ہم ”**درد منشورہ**“، ”**بہیہ سنیہ**“ کہہ سکتے ہیں، حقیقتاً نثر میں آپ کی تالیف وتصنیف ”**صحائف اشرفی**“ جس کے مطالعے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ اس صدی کے جہانیاں جہاں گشت تھے اور سیروا فی الارض کے عملی تفسیر تھے اور یہ کتاب مستطاب ”**صحائف اشرفی**“ حضرت مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وکوائف پر مشتمل ہے لیکن حضرت جدی اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے مناسبت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے سفر عرب وعجم اور زیارات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس انوکھے اور دلنشین پیرائے میں کہ قطعی بے جوڑ و بے ربط نہیں معلوم ہوتے، بلکہ دل پر ایک گہرا اثر ڈالتا ہے اور پکار اٹھتا ہے۔

تازہ خواہی داشتن گرد اغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

وفیات

ماہر اسماء ورجال، معتبر سیرت نگار حضرت قاضی عبد الدائم دائم نقشبندی علیہ الرحمہ

جانشین سلطان الواعظین حضرت علامہ عطاء المصطفےٰ جمیل (گولڈ میڈلسٹ) علیہ الرحمہ

قائدِ سنی تحریک محمد سلیم قادری علیہ الرحمہ کی والدہ محترمہ

پچھلے دنوں یہ تینوں ہستیاں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا گیا اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی گئی۔

https://www.ashrafia.net

..... شبِ برأت .....

عظمت اور برکت والی رات

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

شعبان المعظم اور شبِ برأت کی آمد ہدایت و سعادت اور روحانیت ومعرفت کی دعوت عام ہے۔ اخلاق وروحانیت کے تاریک گوشوں اور انسانیت کی ویران بستیوں کے لیے نور و سرور اور شادابی کا پیغام ہے۔ غافل انسانوں کے دلوں کی صلاح وفلاح کے لیے ندائے الٰہی ہے۔ جو سال بھر کے عام مہینوں کے اکثر و بیشتر دنوں میں خدا کی یاد سے خدا کے ذکر سے اس کی عظمت الوہیت اور اپنی مسکنتِ عبدیت کے احساس سے خالی رہے ہیں۔ غافل دلوں کو اور روحوں کو بھولا ہوا سبق اس مقدس مہینے کی اس مبارک رات میں یاد دلایا جاتا ہے ماضی کی غفلتوں اور کوتاہیوں کے تدارک کے لیے مستعد کیا جاتا ہے اور حال و مستقبل کی سعادت پر انہیں آمادہ کیا جاتا ہے نیز رحمت عامہ کی وسعت اس رات نیک بندوں کے درجات و فضائل میں اضافہ کرتی ہے۔ شعبان المعظم کی چودھویں اور پندرھویں تاریخوں کی درمیانی شب یعنی شب برأت میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ اس کی رحمت واسعہ کی چادر ساری دنیا پر چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بندہ نوازی کی شانِ کریمی کے ساتھ اعلان فرماتا ہے:

”ہے کوئی مغفرت چاہنے والا گنہگار بندہ! کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں، ہے کوئی رزق روزی کا طلبگار بندہ! کہ میں اسے رزق و روزی عطا کروں، ہے کوئی مصیبت و بیماری اور پریشانی میں مبتلا، ہے کوئی بندہ کہ میں اسے راحت وصحت اور عافیت عطا کروں“۔

اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی خطاباتِ رحمت سے بندے اس رات سرفراز کیے جاتے ہیں یہاں تک کے سحر طلوع ہو جاتی ہے۔

شافع روزِ محشر حضرت محمد ﷺ شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو معمول سے زیادہ عبادت فرماتے تھے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (خواب گاہ میں) نہ پایا تو میں (آپ ﷺ کی تلاش میں) نکلی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تجھے خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تیرے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے سوچا شاید آپ کسی

https://www.ashrafia.net

دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

(احمد بن حنبل، المسند، ج:۶،ص:۲۳۸، رقم:۲۶۰۶۰)

اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو (اپنی شان کے لائق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شبِ براءت میں عبادات کرنا، قبرستان جانا سنّت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج:۲،ص:۲۹۰)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ، أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ، أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ، أَلَا كَذَا، أَلَا كَذَا، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

(ابن ماجه، السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان، ج:۱،ص:۴۴۴، رقم:۱۳۸۸)

جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو تم اس کی رات کو قیام کیا کرو اور اس کے دن روزہ رکھا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس رات اپنے حسبِ حال غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی رزق طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہے کہ میں اسے عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا نہیں؟ کیا کوئی ویسا نہیں؟ یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہو جاتی ہے۔

يَطَّلِعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِاثْنَيْنِ: مُشَاحِنٍ، وَقَاتِلِ نَفْسٍ.

شبِ برأت کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، پس وہ دو اشخاص سخت کینہ رکھنے والے اور قاتل کے سوا اپنے بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (احمد بن حنبل، المسند، ج:۲،ص:۱۷۶، رقم:۶۶۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةُ الْعِيدِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ

(بیہقی، شعب الایمان، ج:۳،ص:۳۴۲، رقم:۳۷۱۳)

پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسی رات ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں''۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''اس سال میں آئندہ سال کی پیدائش و اموات لکھی جاتی ہیں، اس میں بندوں کے رزق کی تقسیم ہوتی ہے اور اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے نجات دیتا ہے اور اتنی تعداد میں جتنے قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بال ہیں''۔ (بقیہ صفحہ نمبر:38)

https://www.ashrafia.net

﴿قسط:۱﴾

”شانِ اولیاء“

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کی وہ تقریر جو انہوں نے ۵ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۸ بمقام میٹھادر، واڈلہ سید جماعت کے زیر اہتمام کے ہونے والے محرم الحرام کے پروگرام میں کی۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی من کان نبیا وآدم بین الماء والطین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوۡلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ (62) ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۚ لَا تَبۡدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ (64)۔ (سورۃ یونس، آیت ۶۲۔ ۶۴)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں بدلتی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

آج ہمارا موضوع ہے ”شانِ اولیاء“ الحمد للہ! ہم اہلسنت و جماعت بزرگانِ اولیائے کاملین سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ان کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں مخالفین اہلسنت اس عمل پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے غیر اللہ سے مانگنا شرک ہے یہ بزرگانِ دین کچھ نہیں کر سکتے، نا کسی کی مدد کر سکتے ہیں، نا فیض پہنچا سکتے ہیں اور نا ہی دنیا و آخرت میں ان سے کوئی فائدہ مل سکتا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان بزرگانِ دین و اولیائے کاملین کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں کتنے عظیم مقام پر فائز کیا ہے اور آخرت میں ان کا مرتبہ کتنا بلند ہوگا، آیئے ذرا اس آیت مبارکہ پر غور کریں: حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں اس آیت کے تحت حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کو لے کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت کی تفسیر بیان فرمائیں

https://www.ashrafia.net

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عمر! یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے ان کے درمیان نہ تو کوئی رشتہ داری تھی اور نہ ہی ان کا کوئی مالی لین دین تھا، اللہ کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہونگے اور بے شک وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس دن ان کو کوئی خوف نہ ہوگا جس دن لوگ خوف میں ہوں گے اور نا ہی وہ غمگین ہوں گے جس دن لوگ غمگین ہوں گے پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(تفسیر کبیر، امام رازی، سورۃ یونس، آیت ۶۲، ص ۱۳۲ ۔ ۱۳۳، دار الفکر)

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ اولیاء اللہ کا کیا مقام و مرتبہ ہے کہ قیامت کے دن انہیں نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا اور انہیں دیکھ کر انبیاء علیہم السلام بھی واہ واہ کے کلمات ارشاد فرمائیں گے یہ مقام و مرتبہ انہیں قیامت کے دن اس وجہ سے ملے گا کہ دنیا میں وہ صرف اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے کوئی ذاتی غرض یا منفعت درمیان میں نہیں تھی ان کی محبت اور نفرت صرف اور صرف اللہ کے لیے تھی اسی کا صلہ قیامت میں انہیں خالقِ کائنات یہ عطا فرمائے گا کہ وہ نور کے منبروں پر رونق افروز ہونگے۔

اس آیتِ مبارکہ میں ارشاد ہوا '' أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ '' اولیاء جمع ہے ولی کی اور ولی کے بہت سے معنی آئے ہیں:

ولی کے لغوی معنی:

علامہ محمد راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''ولایت کا معنی قرب ہے خواہ یہ قرب جگہ کے اعتبار سے ہو یا نسبت کے اعتبار سے یا دین کے اعتبار سے یا دوستی کے اعتبار سے یا اعتقاد کے اعتبار سے یا نصرت کے اعتبار سے۔ ولایت کا معنی کسی چیز کا انتظام کرنا بھی ہے اور ولی بہ معنی فاعل بھی ہے یعنی منتظم اور متصرف اور مفعول کے معنی میں بھی ہے یعنی جو کسی کے زیرِ انتظام اور زیرِ تصرف ہو، مومن کے لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کا ولی ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے، یعنی وہ اللہ کی ذات کی معرفت اور اس کے جمال اور جلال کے نور میں مستغرق رہنے کی وجہ سے اس کے قریب اور مقرب ہو چکے ہیں اور وہ اپنے قلب اور قالب میں اپنی خواہش سے تصرف نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء سے تصرف کرتے ہیں یا ان کے ہدایت پر قائم رہنے کا اللہ تعالیٰ متولی ہے اور یا وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے لیے ہر وقت اپنے اعضاء میں متولی اور متصرف رہتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین کا ولی ہے۔ قرآن مجید میں ہے '' اللہ ولی الذین امنوا ''

(البقرہ ۲۵۷)

(المفردات، ج ۲، ص ۶۹۴، مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ)

ولی کا اصطلاحی معنی:

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عالم باللہ ہو اور اخلاص کے ساتھ دائمی عبادات کرتا ہو۔

(فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۴۲)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ یونس کی آیت نمبر ۶۲ کے تحت

https://www.ashrafia.net

فرماتے ہیں ولی کے معنی دوست، ایک معنی مددگار ایک معنی ہم نشیں اور ایک معنی قریب تر کے ہیں۔ ولی جسم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات اس کے خوفِ خدا کی برکت سے اس کے دل ودماغ پر ایسے اترنا شروع ہوجاتے ہیں کہ اس کا دل بشری کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ کے انوار کا آئینہ بن جاتا ہے پھر لمحے کے لیے بھی اس کا دل مخلوق کی طرف نہیں جاتا اس وقت کو کمالِ انسانیت اور کمالِ ولایت کہتے ہیں پھر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور دنیا اس کے حضور جھک جاتی ہے۔ (امام رازی تفسیر کبیر، جلد ۱۷، سورۃ یونس، آیت ۶۲، ص ۱۳۲)

جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ولی کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں تو یہ سمجھیے کہ ولی کی شان کیا ہے۔ اس آیت میں فرمایا کہ ”اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ“ اور دوسری آیت میں فرمایا ”الله ولی الذین امنوا“ (سورۃ البقرہ، آیت 257) یعنی اللہ ولی ہے ایمان والوں کا ایک اور مقام پر فرمایا ”فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ“ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۵۲) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا یعنی یہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر کرتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا ”يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ“ (سورۃ المائدہ، آیت ۵۴) جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر ہے ”من کان للہ کان اللہ لہ“ یعنی جو اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ اس کا ہوجاتا ہے۔ ان تمام آیات کو سامنے رکھ کر جب غور کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ اللہ کے ولی، اللہ ان کا ولی۔ یہ اللہ کے محبوب اللہ ان کا محبوب، یہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ ان کا ذکر کرتا ہے، یہ اللہ کے ہوگئے اللہ ان کا ہوگیا۔ گویا اللہ نے ان کو اپنی عظمت اور کبریائی کی چادر میں لے لیا جیسا کہ حدیثِ قدسی میں فرمایا ”اَوْلِيَائِي تَحْتَ قِبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي“ میرے اولیاء میری چادر تلے ہیں میرے علاوہ کوئی ان کو نہیں پہچانتا۔

(مرقاۃ المفاتیح تحت الحدیث ۵۳۲۸، جلد ۹، ص ۵۱۳، دارالکتب العلمیہ)

حقیقت حال بھی یہی ہے کہ اللہ کے ولیوں کو پہچاننا بڑا مشکل ہے۔ نبی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے اور ولی اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ نبی کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے اسی لیے ہر نبی نے اپنی نبوت کا اعلان کیا کیونکہ اگر وہ اپنی نبوت کا اعلان نہیں کرے گا تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ اللہ کا نبی ہے لیکن کسی ولی نے اپنی ولایت کا اعلان نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی ولایت کو چھپاتے ہیں ظاہر نہیں کرتے اسی طرح اپنی کرامات کو بھی چھپاتے ہیں کیونکہ وہ کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس میں ریاکاری کا شائبہ بھی پیدا ہوجائے۔ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں اللہ کا ولی ہوں مجھے مانو۔ غوث پاک نے فرمایا میں کچھ نہیں، غریب نواز نے فرمایا میں کچھ نہیں، خواجہ بختیار کاکی نے فرمایا میں کچھ نہیں، بابا فرید شکر گنج نے فرمایا میں کچھ نہیں محبوب الٰہی سلطان اولیاء نے فرمایا میں کچھ نہیں، حضرت اخی سراج آئینہ ہند نے فرمایا میں کچھ نہیں، حضرت علاؤالدین گنجِ نبات نے فرمایا میں کچھ نہیں، مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر

https://www.ashrafia.net

سمنانی نے فرمایا میں کچھ نہیں، قطب ربانی سید محمد طاہر اشرف جیلانی نے فرمایا میں کچھ نہیں، اشرف المشائخ سید احمد اشرف جیلانی نے فرمایا میں کچھ نہیں۔ جتنے بزرگانِ دین گزرے کسی نے کبھی بھی اپنی ولایت کا اعلان نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کو فقیر حقیر کہہ کر پکارا اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے رہے۔ جب انہوں نے کہا ہم کچھ نہیں ہیں تو اللہ نے ان کو سب کچھ بنا دیا۔ کوئی محبوبِ سبحانی، تو کوئی امام ربانی، کوئی مجددالفِ ثانی تو کوئی مخدوم سمنانی۔ غرضیکہ سب درجات ومراتب پاتے رہے یہ جھکتے رہے اللہ انہیں بلند کرتا رہا، یہ عاجزی وانکساری اختیار کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں روحانی بلندی ومقامات عطا کرتا رہا۔ پتا چلا کہ ولی کو پہچاننا بڑا مشکل ہے۔

نبی اور ولی میں فرق:

نبی اللہ تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی کا نائب ہوتا ہے نبی وہ ہے جو خدا سے نور لیتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی سے نور لیتا ہے۔ نبی وہ ہے جو صاحبِ شریعت ہوتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی کی شریعت پر عمل کرتا ہے۔ نبی وہ ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے اور ولی وہ ہے جس کے قلب پر القاء ہوتا ہے نبی وہ ہے جس سے معجزات کا صدور ہوتا ہے اور ولی وہ ہے جس سے کرامات کا صدور ہوتا ہے نبی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اِس منصب کے لیے چن لیتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی کی نظرِ عنایت سے ولایت کے مقام پر پہنچتا ہے نبی وہ ہے جو بالواسطہ اور بلا واسطہ اللہ سے احکامات حاصل کرتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی کے وسیلے سے اللہ کے احکامات حاصل کرتا ہے نبی وہ ہے جسے اللہ اپنا قرب عطا کرتا ہے اور ولی وہ ہے جو نبی کے وسیلے سے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

ولی کی شان:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔

(صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث ۶۵۰۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے جس شخص نے میرے ولی سے عداوت رکھی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں جس چیز سے بھی بندہ میرا تقرب حاصل کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ عبادت ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا

https://www.ashrafia.net

ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر ہوجاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو ضرور پناہ دیتا ہوں اور میں جس کام کو بھی کرنے والا ہوں کسی کام میں اتنا تردد یعنی تاخیر نہیں کرتا جتنا تردد یعنی تاخیر میں مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسے رنجیدہ کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

اسی حدیث کے تحت امام ابن حجر عسقلانی اور حافظ محمود بن احمد عینی نے لکھا ہے کہ عبدالواحد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں اس کا دل ہوجاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور میں اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔

(فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۴۴)

اس حدیث شریف کی تشریح یہ ہے کہ بندہ پہلے احکاماتِ اسلام پر عمل کرتا ہے، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے ہوئے وہی سنتا ہے جو خدا چاہتا ہے، وہی دیکھتا ہے جو خدا چاہتا ہے، وہی بولتا ہے جو خدا چاہتا ہے، اسی راستے کی طرف جاتا ہے جو خدا چاہتا ہے غرضیکہ اس کا ہر قول و عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوتا ہے۔ تو جب وہ اس مقام تک پہنچتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پیر ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، میں اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کا دل ہوجاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے یعنی وہ بندہ خدا نہیں ہوجاتا بلکہ خدا کی صفات کا مظہر ہوکر قریب و بعید سے سنتا ہے، دیکھتا ہے اور تصرف کرتا ہے۔ اسی چیز کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان فرمایا۔

”گفتہ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود“

یعنی آواز تو عبداللہ کے حلقوم سے نکل رہی ہے لیکن بولنے والا اللہ ہے یعنی جب بندہ اللہ کی صفات کا مظہر ہوجاتا ہے تو اس کا دیکھنا اللہ کا دیکھنا، اس کا سننا اللہ کا سننا، اس کا بولنا اللہ کا بولنا اس کا پکڑنا اللہ کا پکڑنا اور اس کا چلنا اللہ کا چلنا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حالتِ وجد میں یہ کہہ دیا کہ ”سبحانی ما اعظم شانی“ یعنی میں پاک ہوں اور میری شان بہت بڑی ہے۔ اختتامِ وجد کے بعد ارادات مندوں سے سوال کیا کہ یہ جملہ آپ نے کیوں کہا؟ فرمایا کہ مجھے تو علم نہیں کہ میں نے ایسا کوئی جملہ کہا ہو۔ لیکن آئندہ اس قسم کا جملہ میری زبان سے نکل جائے تو مجھے قتل کرڈالنا، اس کے بعد دوبارہ حالتِ وجد میں پھر آپ نے یہی جملہ کہا۔ جس پر آپ کے مریدین قتل کرنے پر آمادہ ہوگئے لیکن پورے مکان میں انہیں ہر سمت بایزید ہی بایزید نظر آئے۔

(جاری ہے)

https://www.ashrafia.net

تاریخ

گاہے گاہے باز خواں

ادارہ

خلافت عباسیہ کی بنیادیں بنواُمیہ کے خون پر رکھی گئیں لیکن دوسرے عباسی خلیفہ منصور نے اس سلطنت کو مستحکم کیا، انہیں عباسی خلفاء میں سب سے زیادہ باعظمت خلیفہ تسلیم کیا گیا ہے تمام مورخین ان کے اوصاف و کمالات کے معترف ہیں۔ خلیفہ منصور حزم، عقل، علم، اصابت رائے، حسن تدبیر اور وقار و تمکنت کے لحاظ سے دنیا کے عظیم ترین سلاطین میں سے تھے خلوت میں وہ خوش مزاج اور با اخلاق رہتے تھے لیکن جب لباس شاہی زیب تن کر کے دربار میں آتے تو بالکل رنگ بدل جاتا۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور ان کے تمام اوصاف یکسر بدل جاتے ،انہوں نے اپنے لڑکوں تک سے کہہ دیا تھا کہ:

”جب میں اپنے شاہی لباس میں مجلس میں آؤں تو میرے قریب نہ آیا کرو ممکن ہے تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے“۔

رعایا کی آزادی:

خلیفہ منصور نے رعایا کو اتنی آزادی دے رکھی تھی کہ معمولی آدمی انہیں اعلانیہ ٹوک دیتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور خدا کی حمد شروع کی تھی کہ ایک شخص نے اُٹھ کر کہا: امیر المؤمنین! آپ جس (یعنی خدا) کا ذکر کر رہے ہیں اُس کی میں آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ منصور نے سن کر فرمایا: ”مرحبا! تم نے جلیل القدر ذات کو یاد کیا اور بڑی عظیم ہستی کا خوف دلایا میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہو کہ جب ان کو خدا کا خوف دلایا جاتا ہے تو ان کی نخوت اور غرور ان کو گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔ پندو موعظت ہمارے ہی گھر سے شروع ہوئی ہے اور ہمارے ہی یہاں سے نکلی ہے اس لیے ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں“۔

حکومت کرنے کا ڈھنگ:

خلیفہ ابو جعفر منصور اپنے ولی عہد شہزادہ مہدی سے کہا کرتے تھے: ”حکومت تقویٰ سے درست ہو سکتی ہے، رعایا اطاعت سے اور ملک عدل و انصاف سے آباد ہو سکتا ہے۔ جو شخص عفوو درگزر پر قادر ہے دراصل وہی سزا دینے پر بھی قادر ہے، سب سے کمزور وہ انسان ہے جو اپنے زیرِ دست پر ظلم کرتا ہے، اپنے ساتھیوں کے کاموں کی اچھائی برائی کو جانچو اور اس کے مطابق ان کو اس سے رُک جانے کا مشورہ دو۔ کسی ایسی مجلس میں نہ

https://www.ashrafia.net

بیٹھو جس میں اہل علم نہ ہوں۔ عاقل وہ نہیں ہے جو مشکلات میں پڑنے کے بعد اس سے رہائی کی تدبیر کرے بلکہ عاقل وہ ہے جو ایسی تدبیر کرے کہ مشکلات پیش ہی نہ آئیں''۔

ایک مرتبہ جب خلیفہ منصور اپنے محل کے پھاٹک میں داخل ہوا تو تین قندیلیں روشن تھیں۔ پوچھا کہ: کیا ایک کافی نہ تھی؟ دوسرے دن صبح جب برآمد ہوا تو وابستگان دولت ناشتہ کر رہے تھے اور ناشتہ کم تھا۔ منصور نے فوراً داروغہ محل کو بلا کر سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا۔ حضور نے رات قندیلوں پر اعتراض فرمایا تھا، میں نے سوچا جب تیل کی مقدار مقرر کر دی گئی ہے تو ممکن ہے کھانے کی بھی کر دی ہو۔ یہ سنا تو خلیفہ بگڑ کر بولے: ''تم اس تیل میں جو بیکار جاتا ہے اور کھانے میں فرق نہیں کرتے کھانا اگر بچ جائے تو کسی اور کے کام آسکتا ہے''۔

درگزر:

خلیفہ منصور دشمنوں کے معاملے میں بڑا سخت گیر تھا لیکن اکثر باغیوں کو معاف بھی کر دیتا تھا۔ ایک شخص قطن بن معاویہ منصور کے باغیوں سے جا ملا اور قتل ہو جانے کے بعد خوف سے چھپا چھپا پھرتا رہا، آخر کار اسی زندگی سے تنگ آ کر اپنے آپ کو خلیفہ کے حوالے کر دینا چاہا لیکن اسے اس کے دوست نے روکا کہ ضرور قتل کر دیئے جاؤ گے۔ قطن نے اس مشورہ کو نہ مانا اور بغداد میں جا کر وزیر دولت ربیع بن یونس کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اسے اس نے فوراً حراست میں لے لیا اور قصر خلافت میں پہنچا دیا اور پھاٹک بند ہو گئے۔ قطن کہتے ہیں کہ: مجھے اپنی موت کا پورا یقین ہو گیا۔ ظہر کے وقت ایک خواجہ سرا وضو کے لیے پانی اور کھانا لایا۔ میں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور روزہ کا عذر کر کے کھانا واپس کر دیا، اسی طرح عصر اور مغرب کا وقت گزرا مجھے زندگی سے بالکل مایوسی ہوتی جارہی تھی آنکھوں سے نیند اُڑ گئی، آدھی رات گئے ایک خواجہ سرا مجھے خلیفہ کے حضور میں لے گیا۔ کمرے میں صرف خلیفہ اور ربیع بن یونس تھے مجھے دیکھ کر منصور نے سر جھکا لیا۔ تھوڑی دیر بعد سر اُٹھایا اور کہا: کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! میں قطن بن معاویہ ہوں، جس نے حضور کے خلاف اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں۔ آپ کی نافرمانی کی، آپ کے دشمن کا ساتھ دیا، حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کی، ان جرائم کے بعد اگر آپ مجھ کو معاف کر دیں تو آپ کو اختیار ہے اور اگر سزا دینا چاہیں تو میرے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے بدلے میں قتل کر سکتے ہیں۔ منصور نے یہ سن کر پھر سر جھکا لیا اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: کہو کیا کہتے ہو؟ میں نے پھر اپنے جرائم دہرائے منصور نے اُنہیں سنا اور فرمایا: امیر المؤمنین! نے تمہیں معاف فرمایا یہ سن کر میرا حوصلہ بڑھا اور عرض کی حضور کے دروازے سے اس حال میں واپس جاؤں گا کہ میری جائیداد اور میرا گھر ضبط ہے۔ منصور نے اس وقت بصرہ کے والی کے نام حکم نامہ لکھوایا۔ ''امیر المؤمنین! قطن بن معاویہ سے راضی ہو گئے ہیں، اس لیے ان کی جائیداد، گھر اور جو کچھ ضبط کیا گیا ہے سب واپس کر دیا جائے''۔

https://www.ashrafia.net

حسن کلام:

ایک بار ایک اعرابی خلیفہ ابو جعفر منصور کی خدمت میں حاضر ہوا منصور کو اس کی باتیں بہت پسند آئیں اور خوش ہو کر کہا: ''تمہاری جو ضرورت ہو بیان کرو'' اعرابی نے جواب دیا: ''خدا! امیر المؤمنین کی عمر دراز کرے میری کوئی ضرورت نہیں۔ اس پر خلیفہ منصور نے اصراراً کہا کہ: ''نہ تم ہمیشہ میرے پاس پہنچ سکتے ہو اور نہ میں ہمیشہ دینے کے لیے تیار ہوں گا، اس وقت موقع ہے جو ضرورت ہے بیان کردو'' اعرابی نے بڑے ادب سے عرض کیا: ''اے امیر المؤمنین! ایسا کیوں ہے؟ نہ میں خدانخواستہ آپ کی عمر کو کم سمجھتا ہوں اور نہ آپ کے مال کو مال غنیمت کہ جو کچھ لینا ہو، اسی وقت لے لوں ساری دنیا کے عرب جانتے ہیں آپ سے گفتگو کرنا عزت و شرف ہے اور کوئی شریف آپ سے انحراف نہیں کرسکتا پھر آپ سے سوال کرنا کوئی برائی اور عیب نہیں ہے بلکہ آپ کا عطیہ عزت و زینت ہے گفتگو اس قدر فصیح اور شائستہ تھی کہ اس کو ایک ہزار اشرفیاں عطا کیں''۔

امام ابو حنیفہ کا جواب:

خلیفہ منصور کا عہد حکومت تھا اور موصل میں بغاوت ہوئی۔ بادشاہی افواج کو شکست ہوئی تو بالآخر خلیفہ نے از سر نو فوجیں بھیجنے کا عزم کیا اور حضرت امام ابو حنیفہ، محدث ابن ابی لیلیٰ اور ابن شرمہ کو بلا کر ان سے مشورہ کیا کہ موصل والوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے خلاف بغاوت نہ کریں گے اگر کریں گے تو ان کے مال اور خون کی ذمہ داری باقی نہ رہے گی۔ اس لیے اب میں بری ہوں، یہ سن کر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ چپ ہو گئے، باقی دونوں بزرگوں نے مشورہ دیا کہ: امیر المؤمنین! موصل کے باشندے آپ کی رعایا ہیں اگر آپ درگزر سے کام لیں گے تو وہ اس کے حقدار ہیں اور اگر سزا دیں گے تو وہ اس کے مستحق ہیں۔ لیکن امام صاحب خاموش رہے منصور نے خاموشی کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یا امیر المؤمنین! انہوں نے ایسی چیز جائز رکھی جس کے وہ خود مالک نہ تھے، اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کوئی بغیر نکاح اور ملکیت کے اپنے کو کسی مرد کے سامنے پیش کردے تو کیا اس سے نفع جائز ہوگا؟'' منصور نے کہا: نہیں! امام صاحب کے اس جواب کے بعد منصور نے موصل والوں سے مواخذہ کا خیال چھوڑ دیا اور بغاوت ختم ہوگئی

دعا رَد نہیں کی جاتی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے:

''پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی:

۱) رجب کی پہلی رات (یعنی چاند)

۲) پندرہ شعبان کی رات (یعنی شبِ برأت)

۳) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات

۴) عید الفطر کی رات (یعنی چاند رات)

۵) عید الاضحیٰ کی رات (یعنی ذوالحجہ کی دسویں شب)''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج:۱۰، ص:۴۰۸)

https://www.ashrafia.net

خلفاء اشرف المشائخ قدس سرہ

حضرت حافظ جلیل الرحمٰن اشرفی مدظلہ العالی

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

ولادت:

حضرت حافظ جلیل الرحمٰن اشرفی مدظلہ العالی 5 جمادی الثانی 1375ھ مطابق 18 رجنوری 1956ء کو موضع کیکر والا تحصیل ضلع وہاڑی دنیاپور سابقہ ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والدِ محترم حاجی غلام مجتبیٰ شاہ اشرفی علیہ الرحمہ بھی حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

تعلیم:

آپ نے جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا سے قرآن پاک تجوید سے مکمل کیا آپ کے استادِ محترم قاری اکرم ظفر تھے۔ 1971ء میں آپ کو سندِ حفظ و قرأت حاصل ہوئی۔ حفظِ قرآن کی دستار غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سعید احمد شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ نے باندھی۔

بیعت:

آپ اپنے والد حاجی غلام مجتبیٰ شاہ اشرفی صاحب کے ہمراہ ہر سال عرس شریف میں شرکت کے لیے درگاہ عالیہ اشرفیہ حاضر ہوتے۔ آپ نے اپنے تمام بھائیوں کے ہمراہ حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

شادی:

1979ء میں حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ حاجی غلام مجتبیٰ شاہ صاحب کی دعوت اور خواہش پر ملتان پہنچے، ملتان ائیر پورٹ سے بذریعہ کار دنیاپور پہنچے۔ دربار حضرت سلطان ایوب قتال علیہ الرحمہ کے قریب حاجی صاحب کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا راقم (حکیم سید اشرف) اور برادرِ اکبر ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی اس سفر میں والد صاحب کے ہمراہ تھے۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے حافظ جلیل الرحمٰن صاحب کا نکاح پڑھایا نکاح کے بعد آپ نے حضرت سلطان ایوب قتال علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر تشریف لے گئے اور وہاں پر صاحب مزار کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔

اولاد:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

https://www.ashrafia.net

(۱)الیاس اشرف (۲) ذاکر اشرف (۳) اورزاہد اشرف

خلافتِ اشرفیہ:

18 رجمادی الاولیٰ 1419ھ بمطابق 10 رستمبر 1998ء بروز جمعرات حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے سالانہ عرس کے آخری روز محفلِ سماع میں حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ نے حافظ جلیل الرحمٰن اشرفی کو ''خلافتِ اشرفیہ'' عطا فرمائی اور خاندانی نقوش کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آپ آج کل اپنے آبائی رہائش گاہ 305 چک WB نزد دربار سلطان ایوب قتال علیہ الرحمہ ضلع وہاڑی سابقہ ضلع ملتان خدمتِ خلق میں مصروف ہیں اور اشرفی فیض ان کے ہاتھوں سے جاری ہے۔

......✷......✷......✷......✷......

✷......✷......✷

بقیہ ''شبِ برأت عظمت اور برکت والی رات''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ مبارک رات کتنی مقدس و بابرکت ہے اور گنہگاروں کے لیے ایک عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش، عذابِ الٰہی سے نجات دینے والی اور گناہوں سے بری کرنے کی وجہ سے ہی اس رات کو ''شبِ برأت'' کہا جاتا ہے اور اس رات کی یہی برکتیں ہیں جن کی وجہ سے اس رات کو ''لیلۃ المبارکہ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے نہ صرف اس مبارک رات ہی میں اُمت کو عبادات اور اعمالِ خیر کی تعلیم دی گئی ہے چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ بیکسوں کے غمگسار، غریبوں کے مددگار رحمتِ عالم ﷺ شعبان المعظم کے مہینے میں اکثر و بیشتر روزہ رکھتے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ: ''اس مہینے میں خاص طور پر بندوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں خدا کے سامنے پیش کیے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں''۔ (مفہوم)

خصوصیت کے ساتھ پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی بڑی فضیلت ہے اس روزے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من صام یوم الخامیس عشر من شعبان لم تمسه النار۔ (او کما قال) ترجمہ: ''جو شعبان کی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھے گا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی''۔

اس کے علاوہ پوری رات عبادات اور اعمالِ خیر میں مشغول رہنا چاہیے کیونکہ اس رات کا ہر ہر لمحہ رحمت خداوندی سے معمور ہے۔ خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ نیک اور اطاعت گزار بندے جو اس مقدس رات کو اللہ کی حمد و ثنا کے زمزموں اور درود و سلام کے ترانوں میں بسر کرتے ہیں۔ جن کی پیشانیاں رب السمٰوٰت والارض کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی ہیں اور اس رات کو وہ توبہ استغفار میں گزارتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اس مقدس رات میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

https://www.ashrafia.net

طب وصحت

بادام

ALMONDS

جناب سفیان اکرام صاحب

بادام کو خشک میوہ جات کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے اور اس کو یہ حیثیت اعلیٰ غذائیت اور افادیت کی بناء پر حاصل ہے۔ دنیا کے تمام علاقوں میں بادام کو کسی نہ کسی انداز میں استعمال کیا جاتا ہے ایک ڈاکٹر یا طبیب اس کی خصوصیات اور افادیت کا اندازہ اس میں پائے جانے والے عناصر سے بآسانی لگا سکتا ہے۔ بادام میں لحمیات روغن اور پوٹاشیم بکثرت پائے جاتے ہیں جن کی زندگی میں نمایاں حیثیت ہے اور بادام کی کیمیائی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا استعمال بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید ہے۔اس نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا موسم کی مناسبت سے صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تاکہ صحیح طرح ہضم اور جذب ہو کر جزو بدن بن سکے۔ اطباء نے بادام کو اندرونی اور بیرونی طور پر کئی طریقوں سے استعمال کروایا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کھردری اور خشک جلد:

جلد کی خرابی خاص طور پر ہاتھوں کی جلد کا مسئلہ ان خواتین کو درپیش ہے جن کو باورچی خانہ میں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر سردیوں میں یہ زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جلد کی حفاظت کے لیے بادام عام طور پر دو طریقے سے استعمال کیے جاتے ہیں۔

پہلے طریقے میں ایک چمچ روغن بادام، ایک چمچ شہد اور ایک چمچ انڈے کی زردی اچھی طرح ملا کر رات کو سونے سے پہلے ہاتھوں پر لگائیں اور زیادہ بہتر نتائج کے لیے اوپر سے سوتی دستانے پہنے جا سکتے ہیں۔ صبح اٹھ کر نیم گرم پانی میں ایک چمچ سرکہ ملا کر دھو ڈالیں۔

دوسرے طریقہ میں ایک چمچ دودھ کی بالائی ایک چمچ روغن بادام ایک چمچ لیموں کا رس اچھی طرح ملا کر اس میں آدھا چمچ گلیسرین اور عرق گلاب ملا کر رات کو جلد اور ہاتھوں پر لگائیں صبح نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ ان دونوں طریقوں سے چند روز بعد جلد نرم اور ملائم ہو جائے گی۔

چہرے کی خوبصورتی:

چہرے پر نشانات، رنگت، جھریاں اور دھوپ کی شعاعوں سے

https://www.ashrafia.net

جلد کے مسائل خاص طور پر ان خواتین کے لیے جن کی جلد حساس ہو اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ چہرے پر جوانی کے دانے ختم ہونے کے بعد نشانات باقی رہ جاتے ہیں جن کو ختم کرنے کے لیے ایک چمچ روغن بادام ایک چمچ تازہ لیموں کا رس اور ایک چمچ کھیرے کے رس کو ملا کر اس میں لہسن ڈال کر لئی بنا لیں اور اسے آدھے گھنٹے تک چہرے پر لگا رہنے دیں اس کے بعد نیم گرم پانی سے ڈھوڈا لیں۔

رنگ نکھارنے کے لیے ایک چمچ روغن بادام، ایک چمچ انڈے کی زردی ملا کر میک اپ کرنے سے پہلے ایک گھنٹہ تک چہرہ پر لگا رہنے دیں اور بعد میں عرق گلاب سے دھوڈا لیں اس طرح آپ کا چہرہ میک اپ کے برے اثرات سے بھی بچا رہے گا اس طریقہ کو ہفتہ میں ایک یا دو بار ضرور استعمال کریں اسی ترکیب میں ایک چمچ شہد ملا لیا جائے تو جھریوں کے لیے بھی مؤثر ثابت ہوگا۔

سردیوں میں دھوپ میں زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے شعائیں جلد کو کھردرا اور بے رونق کر دیتی ہیں اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے تقریباً بیس بادام رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح اُٹھ کر ان کا چھلکا اتار کر سفید مغز کو پانی میں پیس کر لئی بنا لیں اس میں ایک چمچ شہد ملا کر ہاتھوں گردن اور چہرے پر لگائیں اور ایک گھنٹہ بعد نہائیں۔

آنکھیں اور بادام:

نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کے لیے اطباء بادام کو استعمال کرواتے آئے ہیں۔

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کے لیے روغن بادام، تازہ لیموں کا رس اور کھیرے کا رس برابر مقدار میں ملا کر آنکھوں کے گرد لگانے سے سیاہی دور ہو جاتی ہے۔

جب کہ نظر کی کمزوری کے لیے تقریباً سات عدد مغز بادام اور تین عدد کالی مرچ لے کر پیس لیں۔ تھوڑی سی شکر ملا کر کھائیں یہ طریقہ نظر کی تیزی کے لیے کافی آزمودہ ہے۔

دانت، مسوڑھے اور بادام:

سگریٹ، پان، مٹھائیاں اور ٹھنڈی چیز کے فوراً بعد گرم اور گرم کے بعد ٹھنڈی چیزوں کے استعمال اور صحیح طور پر دانتوں کی صفائی نہ کرنے کی وجہ سے دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ جن میں پائیوریا یعنی خون اور پیپ کا آنا اور منہ کی بدبو جیسے مسائل شامل ہیں ان بیماریوں سے بچنے کے لیے بادام کے باہر والے خول سے ایک عمدہ قسم کا منجن تیار کیا جاتا ہے جس کے بنانے کی ترکیب مندرجہ ذیل ہے:

چھلکا بادام (خول)	۱ کلو
سفید دھندل	۲ گرام
پھٹکری بریاں	۵ گرام
خوردنی نمک	۵ گرام
لونگ	۱۰ گرام
مشک کافور	۲ گرام

ان تمام چیزوں کو اچھی طرح پیس کر باریک کپڑے سے

https://www.ashrafia.net

چھان لیں جو باریک پوڈر حاصل ہو اسے صبح اور خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے دانت صاف کرنے کے لیے استعمال کریں۔منجن کو دو تین منٹ تک دانتوں پر لگا رہنے دیں اور بعد میں کلی کریں۔

یرقان:

یرقان کی کئی ایک وجوہات بیان کی جاتی ہیں جن میں ایک جگر کی خرابی ہے چونکہ جگر صفراء (Bile) رطوبت پیدا کرتا ہے۔ جس میں نمکیات رنگدار مادہ (Pigment) کولیسٹرول (Cholestrol) اور لیستھن Lectin زیادہ اہم ہیں اس کے علاوہ یہ خون کے سرخ جرثوموں حیاتین اے اور حیاتین بی کا منبع ہے۔

صفراوی رطوبت کو آنت میں لے جانے والی نالی میں اگر رکاوٹ آجائے تو یہ رطوبت سیدھی خون میں شامل ہونا شروع ہوجاتی جس کی وجہ سے آنکھیں اور باقی بدن زرد ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ پیشاب گہرے بادامی رنگ کا ہوجاتا ہے اور پاخانہ بھی سفیدی مائل سلیٹی رنگ کا ہوجاتا ہے۔

یرقان سے بچاؤ کے لیے ایک سادہ اور مؤثر نسخہ جو استعمال کروایا جاتا ہے اس میں مغز بادام آٹھ عدد چھوٹی الائچی پانچ عدد اور چھوارے دو عدد مٹی کے برتن میں رات کو بھگو دیں۔صبح مغز بادام کا چھلکا الائچی کا چھلکا اور چھوارے کی گٹھلی نکال دیں اور انہیں اچھی طرح پیس کر اس میں پچاس گرام شکر اور پچاس گرام گائے کا مکھن ملا کر کھیر بنالیں اور اسے صبح شام ایک ایک چمچ استعمال کروائیں دوسرے روز اس سے پیشاب کا رنگ ٹھیک ہوجائے گا اور چند روز مسلسل استعمال سے بیماری سے بچ سکتے ہیں ۔ دوائی کے دوران ہلکی غذا مثلاً سبزیاں یا مونگ کی دال استعمال کریں۔

توتلاپن:

عام طور پر بچوں میں توتلاپن دیکھنے میں آیا ہے۔لیکن اگر یہ توتلاہٹ آٹھ یا دس سال کے بعد بھی موجود رہے تو اس کے لیے اطباء مندرجہ ذیل ترکیب استعمال کرواتے ہیں۔

مغز بادام	۵۰ گرام
رونق فقرہ	۱۰ گرام
مغز پستہ	۲۰ گرام
شہد	۲۰۰ گرام
لونگ	۵ گرام
دارچینی	۱۰ گرام

تمام چیزوں کو پیس کر شہد میں ملالیں اور پھر توتلے بچوں کو صبح شام تین تا پانچ گرام دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

بالوں کی حفاظت:

اگر بال آخری سروں سے پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہوجائیں یا کھردرے اور بے رونق لگیں تو روغن بادام کا سر میں مساج بے حد فائدہ مند ہے اس کے ساتھ ہم وزن روغن سرسوں روغن گری، روغن زیتون ملالیں تو بال چمکدار اور مضبوط ہو جائیں گے اس سے بال بڑھنے کی رفتار تیز ہوجاتی ہے۔

https://www.ashrafia.net

تبصرہ

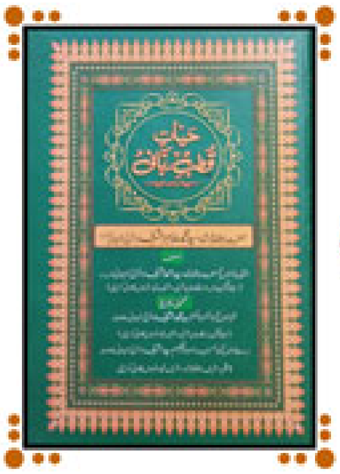

حیاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ

صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی (ریسرچ اسکالر)

کتاب کا نام: ''حیاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ''

مصنف: اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

ناشر: اشرف پبلیکیشنز، کراچی

تصوف، روحانیت اور اولیائے کرام کی حیات وخدمات پر لکھی جانے والی کتب میں بعض تصانیف ایسی ہوتی ہیں جو محض سوانح نہیں ہوتیں بلکہ اپنے اندر تاریخ، روحانی فیضان، علمی ورثہ اور فکری رہنمائی کا خزانہ سمیٹے ہوتی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''حیاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ'' اسی نوع کی ایک نہایت وقیع مستند اور جامع تصنیف ہے، جو قاری کو حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی حیاتِ مبارکہ کے ہر پہلو سے روشناس کراتی ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کے مصنف حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ ہیں، جنھوں نے اس تصنیف میں عقیدت، تحقیق اور دیانتِ علمی کا حسین امتزاج پیش کیا ہے۔ مزید برآں حضرت زینت المشائخ ابو الحسین حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کی تحقیق وتخریج نے کتاب کی علمی وقعت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے، جب کہ صوفی محمد مقصود حسین اشرفی کی پروف ریڈنگ نے اس تصنیف کو فنی و لسانی اعتبار سے بھی مضبوط بنایا ہے۔

376 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 10 ابواب میں منقسم ہے اور اشرف پبلیکشنز، کراچی سے 24/ربیع الثانی 1447ھ مطابق 18/اکتوبر 2025ء کو شائع ہوئی۔ کتاب کی ترتیب، اسلوب اور مواد اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ محض ایک عقیدت مندانہ کاوش نہیں بلکہ ایک مکمل تحقیقی وسوانحی دستاویز ہے۔

کتاب کے پہلے باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے خاندانی پس منظر کو نہایت خوش اسلوبی اور تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے دادا، محلہ، والدین اور بہن بھائیوں کا تفصیلی تذکرہ قاری کو ایک مضبوط تاریخی بنیاد فراہم کرتا ہے اور شخصیت کے پس منظر کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

دوسرے باب میں آپ کی ولادت باسعادت، روحانی تربیت حصولِ علم، شادی خانہ آبادی اور اولاد کا ذکر بڑی تحقیق اور سلیقے

https://www.ashrafia.net

سے کیا گیا ہے، جو ایک ولیٔ کامل کی گھریلو اور روحانی زندگی کے حسین امتزاج کو نمایاں کرتا ہے۔

تیسرے باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے شیوخ کے احوال کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جو آپ کے روحانی سلسلے اور نسبتوں کو سمجھنے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کتاب کے چوتھے باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کا شجرۂ نسب مع تاریخ وعلاقہ تفصیل سے بیان گیا ہے۔جس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ حسنی سید ہیں اور آپ کا سلسلہ نسب 39 ویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے اور 28 ویں پشت میں غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتاہے۔اسی باب میں آپ کے سلسلہ طریقت کی بھی بڑے اچھے انداز سے وضاحت کی گئی ہے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ کو بڑا واضح کر کے لکھا گیا ہے اس سے ہمیں یہ پتا چلا کہ آپ صرف روحانیت میں ہی اعلیٰ مقام نہیں رکھتے بلکہ نسبی اعتبار سے بڑی شان والے ہیں اور طریقت میں کئی سلاسل کا فیضان لیے ہوئے ہیں۔

پانچویں باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کو بحیثیت مبلغ ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے زندگی میں کس طرح دین کی خدمت اور انسانیت کی اصلاح اور رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا

اس کتاب کا چھٹا باب خصوصیت کے ساتھ قابلِ توجہ ہے، جس میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی سیاسی، سماجی، دینی اور تدریسی خدمات کو مدلل اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے جو آپ کی ہمہ گیر شخصیت کو آشکار کرتا ہے۔

ساتویں باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کا حلیۂ مبارک لباس، معمولات، منصبِ قطبیت پر فائز ہونے کی توثیق خلفاء، وصالِ مبارک اور تجہیز وتکفین کا ذکر نہایت عقیدت اور وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے، جو قاری کے دل میں احترام اور محبت کے جذبات کو مہمیز دیتا ہے۔

آٹھویں باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے ملفوظات کو محفوظ کیا گیا ہے جو سالکینِ راہِ طریقت کے لیے مشعلِ راہ اور روحانی تربیت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

نویں باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے معاصرین کا تفصیلی تذکرہ کتاب کو تاریخی وسعت عطا کرتا ہے اور اس دور کے روحانی و علمی ماحول کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

جب کہ دسویں اور آخری باب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی بارگاہ میں شعراء کی جانب سے پیش کیے گئے۔نذرانہ عقیدت کو محفوظ کر کے اس تصنیف کو ادبی حسن اور قلبی تاثیر سے مزین کر دیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر ”حیاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ“ ایک ایسی جامع مستند اور روح پرور کتاب ہے جو نہ صرف حضرت قطب ربانی قدس سرہ کی حیاتِ طیبہ کو محفوظ کرتی ہے بلکہ تصوف، تاریخ اور روحانیت سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لیے ایک بیش قیمت علمی خزانہ ہے یہ کتاب اہلِ علم، طلبۂ تصوف اور عقیدت مندوں کے لیے یکساں طور پر قابلِ مطالعہ اور لائقِ تحسین ہے۔

https://www.ashrafia.net

ھوالطاہر

ھوالاشرف

الاشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا دورۂ پنجاب:

حضرت فخرِ المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی اپنے فرزندِ ثانی صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی زیدمجدہ کے ہمراہ ۲۷ نومبر بروز جمعرات ائیر بلو کی فلائٹ سے لاہور روانہ ہوئے۔ لاہور ائیرپورٹ پر جناب حاجی نثار احمد پراچہ اشرفی اور ان کے صاحبزادے افتخار احمد پراچہ اشرفی نے حضرت کا استقبال کیا۔ آپ نے رات ان کے گھر میں قیام فرمایا اور دوسرے دن نمازِ جمعہ کے بعد نارووال روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ جناب سکندر نورانی اور صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی تھے۔ تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب آپ نارووال پہنچے تو آپ کے مرید و خلیفہ ممتاز عالمِ دین حضرت علامہ حافظ قاری مجاہد علی نعیمی اشرفی زیدمجدہٗ نے اپنے رفقاء کے ہمراہ آپ کا استقبال کیا۔ اس موقع پر جناب عرفانِ نورانی، جناب فیاض اشرفی اور جناب شعیب برکاتی نورانی بھی موجود تھے۔ جامعہ حفصہ نور مجددیہ نعیمیہ کے طلباء جو راستے کے دونوں جانب کھڑے تھے انہوں نے نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج میں آپ کا استقبال کیا اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ بعد نمازِ عشاء آپ نے مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب فرمایا اگرچہ سردی کافی تھی لیکن مریدین نے کثیر تعداد میں اس نشست میں شرکت کی۔

طلباء کے لیے تربیتی نشست:

۲۹ نومبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی زیدمجدہٗ نے طلباء کی تربیتی نشست سے خطاب کیا اور انہیں تعلیم حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سی اہم چیزوں سے آگاہ کیا۔ طلباء نے ہمہ تن گوش ہو کر ان کی نشست کو سنا۔ دو گھنٹے پر مشتمل اس نشست کو اساتذہ و طلباء نے بہت پسند کیا۔

مدرسۃ البنات کا افتتاح:

اسی دن ۱۲ بجے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے مدرسۃ البنات ''جامعہ حفصہ نور'' کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر علامہ مجاہد نعیمی اشرفی اور ان کے ادارے کے اساتذہ و طلباء نے نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج میں آپ کا استقبال کیا۔ تلاوت

https://www.ashrafia.net

ونعت کے بعد حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا خطاب شروع ہوا۔ آپ نے طالبات پر زور دیا کہ وہ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں مدرسۃ البنات قائم کریں تاکہ عورتوں میں دینی تعلیم کا شعور اور دین سے محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ: ''ایک عورت کو پڑھانا پورے معاشرے کو پڑھانا ہے کیونکہ جو بچہ دینی تعلیم سے آراستہ ماں کی گود میں پرورش پائے گا وہ یقیناً دین کا سپاہی بن کر نکلے گا''۔ اس دوران آپ نے حضرت غوث پاک، حضرت بابا فرید شکر گنج اور حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی والدۂ محترم کا ذکر کیا اور ان کی تربیت کا انداز بتایا۔ آخر میں صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی زید مجدہ نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔

جلسۂ دستارِ فضیلت:

اسی دن رات بعد نمازِ عشاء جامعہ حفصہ نور مجددیہ نعیمیہ کا جلسۂ دستارِ فضیلت منعقد ہوا۔ جس میں نارووال شہر اور اس کے قرب وجوار کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے علمائے اہلسنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خصوصی خطاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ: ''ہم آج آپ کے سامنے تین چیزیں بیان کریں گے۔ پہلی علم کیوں حاصل کیا جاتا ہے؟ دوسری علم کیسے حاصل کیا جائے؟ اور تیسری علم کس سے حاصل کیا جائے؟'' آپ نے قرآن وحدیث اور دیگر دلائل کے ساتھ ان تینوں چیزوں پر نہایت مدلل گفتگو فرمائی جس کو حاضرین محفل نے بے حد پسند کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد فارغ التحصیل ہونے والے حفظِ قرآن و ناظرہ کے طلباء اور درسِ نظامی مکمل کرنے والے علماء کی دستار بندی کی گئی۔ جن طلباء نے امتحان میں اچھی پوزیشن حاصل کی تھی انہیں انعامات بھی دیے گئے۔ علامہ مجاہد علی نعیمی اشرفی مدظلہ العالی نے وہاں موجود علماء کو اپنی جانب سے شال کا تحفہ پیش کیا۔ سخت سردی کے باوجود عوامِ اہلسنت کثیر تعداد میں موجود تھے۔ صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی نے ابتداء میں نعت شریف کا نذرانہ پیش کیا اور آخر میں صلوٰۃ وسلام پڑھا۔ حضرت قبلہ فخر المشائخ مدظلہ العالی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔ علماء ومشائخ کو لنگر شریف کھلایا گیا، جب کہ عوامِ اہلسنت میں کھانے کے بکس تقسیم کیے گئے۔ اس طرح نہایت نظم وضبط کے ساتھ یہ جلسہ وقتِ مقررہ پر اختتام پذیر ہوا۔

حضرت عبد السلام چشتی علیہ الرحمہ کے مزارِ مبارک پر حاضری:

۳۰ نومبر بروز اتوار بعد نمازِ ظہر حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی اپنے مرید وخلیفہ حضرت علامہ مجاہد نعیمی اشرفی زید مجدہٗ جناب عرفان نورانی، جناب سکندر نورانی، جناب فیاض اشرفی اور جناب شعیب برکاتی نورانی کے ہمراہ حضرت عبد السلام چشتی عرف بڑے بھائی کے مزار مبارک کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔ یاد رہے کہ ان کا مزار جموں کشمیر کی سرحد پر واقع ہے دو گھنٹے کے سفر کے بعد وہاں پہنچے۔ مزار ایک بہت اونچی

https://www.ashrafia.net

پہاڑی پر ہے۔ مزارِ مبارک پر حاضری دی اور مزار کے قریب مسجد میں عصر کی نماز پڑھائی۔ تمام مریدین نے آپ کی اقتداء میں نمازِ عصر ادا کی اور پھر واپس نارووال تشریف لے آئے۔

نارووال سے لاہور روانگی:

یکم دسمبر بروز پیر بعد نمازِ ظہر نارووال سے لاہور روانہ ہوئے۔ تین گھنٹے کے سفر کے بعد لاہور پہنچے۔ بعد نمازِ عشاء محترم جناب پروفیسر سید اعجاز بخاری زید مجدہٗ ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور حضرت مخدوم جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی سے ملاقات کرکے بہت خوش ہوئے۔ تصوف اور اس کے علاوہ دیگر اہم امور پر گفتگو رہی۔ انہوں نے اپنی جانب سے کچھ تحائف پیش کیے، اس کے جواب میں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنی کتب پروفیسر صاحب کو پیش کیں اس طرح تحائف کا تبادلہ ہوا۔ دونوں نے ساتھ کھانا تناول کیا اس دوران صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی، حاجی نثار احمد پراچہ اشرفی اور ان کے تینوں صاحبزادگان موجود تھے۔ علمی و ادبی گفتگو ہوئی اور پھر وہ اجازت لے کر رخصت ہوئے۔

لاہور سے فیصل آباد روانگی:

۲ دسمبر بروز منگل ۱۲ بجے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی اپنے صاحبزادے حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی کے ساتھ لاہور سے فیصل آباد روانہ ہوئے۔ جب آپ دربار عالیہ اشرفیہ شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد پہنچے تو آپ کے برادرِ اصغر صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے اپنے رفقاء کے ہمراہ آپ کا استقبال کیا۔ اس موقع پر فیصل آباد کے مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

جلسۂ میلاد النبی ﷺ:

۳/دسمبر بروز بدھ بعد نمازِ عشاء جہانگیر کلاں کی مسجد غوثیہ میں ایک جلسہ بسلسلۂ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا۔ اس کا اہتمام حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے مرید جناب حافظ قاری شوکت اشرفی زید مجدہٗ نے کیا تھا۔ جب آپ جہانگیر کلاں پہنچے تو جناب حافظ شوکت اشرفی صاحب نے اپنے رفقاء کے ہمراہ آپ کا استقبال کیا۔ مسجد میں کثیر تعداد میں عوامِ اہلسنت موجود تھی۔ جناب قاری حافظ ضیاء الرحمن اشرفی نے تلاوتِ قرآن سے جلسے کا آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد نعت خوانی کا سلسلہ شروع ہوا صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے صاحبزادے حافظ سید مجتبیٰ اشرف جیلانی، سید عثمان اشرف جیلانی اور صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے مرید جناب ڈاکٹر ارشد اشرفی مرحوم کے صاحبزادے حافظ زین اشرفی نے بھی نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نعت خوانی کے بعد حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے زبان کی حفاظت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور دلائل و براہن سے یہ ثابت کیا کہ اگر زبان کو قابو کرلیا جائے تو تمام مسائل حل

https://www.ashrafia.net

ہوسکتے ہیں۔اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث مبارکہ ''من صمت نجاۃ'' پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اگر ہم سب اس پر عمل کریں تو کامیاب ہوسکتے ہیں کیونکہ خاموشی میں نجات ہے''۔آپ نے ایک گھنٹے نہایت مدلل خطاب فرمایا۔خطاب کے بعد صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔

عرسِ قطب ربانی وسالانہ فاتحہ سید جمال اشرف جیلانی قدس سرہما:

۴ ردسمبر بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء دربار عالیہ اشرفیہ، فیصل آباد میں قطبِ ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا عرسِ مبارک اور صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سالانہ فاتحہ منعقد ہوئی۔تلاوت و نعت کے بعد حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔آپ نے شریعت وطریقت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ: ''اسلام کا ظاہر شریعت ہے اور باطن طریقت اور دونوں لازم وملزوم ہیں۔شریعت کے بغیر طریقت بے کار ہے اگر کوئی شخص شیخ ہونے کا مدعی ہو اور شریعت کو چھوڑ کر طریقت کی بات کرے تو وہ پکا شیطان ہے''۔آپ نے ایک گھنٹے خطاب فرمایا۔جلسے میں علامہ مفتی نذیر احمد قادری اشرفی، علامہ مفتی شاہ زیب قادری اشرفی، حافظ قاری شوکت اشرفی اور ان کے علاوہ دیگر مقامی علماء نے شرکت کی، جب کہ خانوادۂ اشرفیہ کی شخصیات میں صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید مجتبیٰ اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید عثمان اشرف جیلانی نے شرکت کی۔جلسے کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعا ہوئی اور ایصالِ ثواب کیا گیا بعد ازاں لنگر شریف کا اہتمام ہوا۔

نمازِ جمعہ کی امامت وخطابت:

۵ ردسمبر بروز جمعہ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے موٹروے سٹی کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔بعد ازاں مریدین ومعتقدین اور نمازیوں سے ملاقات کی۔عصر کے بعد دربارِ اشرفیہ تشریف لائے یہاں مریدین کی کثیر تعداد موجود تھی۔آپ نے تربیتی نشست سے خطاب فرمایا اور محفل کے اختتام پر دعا فرمائی۔

۶ ردسمبر بروز ہفتہ بعد نمازِ عصر فیصل آباد سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی زیدمجدہٗ حافظ زین اشرفی اور رانا نعیم اشرفی آپ کے ہمراہ تھے۔لاہور میں ایک رات جناب حاجی نثار احمد پراچہ اشرفی کے گھر قیام فرمایا۔اتوار کی صبح ۱۱ بجے کی فلائٹ سے کراچی کے لیے روانہ ہوئے۔کراچی ائیرپورٹ پر آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ حافظ سید مکرم اشرف جیلانی زیدہ مجدہ نے آپ کا استقبال کیا۔اس طرح آپ کا یہ دورہ پنجاب اختتام پذیر ہوا۔

مسجد نائٹ:

مسلم کھتری یوتھ کی جانب سے ۱۳ ردسمبر بروز ہفتہ رات ۱۰

https://www.ashrafia.net

بجے تا نمازِ فجر ''مسجد نائٹ'' کے عنوان سے ایک پُر رونق پروگرام کا اہتمام جامع مسجد نورانی نیو کراچی 11-G میں ہوا۔ محفل کے ابتداء میں تلاوتِ کلامِ مجید وثناء خوانیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام ہوا۔ مختلف مذہبی موٹیویشنل اسپیکرز نے اس پروگرام سے خطاب کیا۔ جن میں حضرت علامہ مفتی محمد شاہد مدنی زید مجدہٗ ابوالمحامد مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی مدظلہ العالی، جناب محمد تسلیم رضا صاحب زید مجدہ، مخدوم زادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی زید مجدہ، جناب سید عبدالرزاق قادری زید مجدہ، علامہ مفتی سعید رضا گیلانی زید مجدہٗ شامل ہیں۔ یہ پروگرام ایک منفرد انداز سے منعقد ہوا، جو تقریباً سات گھنٹے تک مستقل جاری رہا کثیر تعداد میں عوام اہل سنت نے اس پروگرام میں شرکت کی محفل کے اختتام پر ناشتے کا بھی اہتمام ہوا۔

مزاراتِ اولیاء پر حاضری:

۱۴ر دسمبر بروز اتوار بعد نمازِ فجر حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنے برادران، صاحبزادگان اور بھتیجوں کے ہمراہ کراچی کے مختلف مزارات پر حاضری دی۔ جن میں حضرت قطبِ عالم شاہ بخاری، حضرت غائب شاہ بابا، حضرت عبداللہ شاہ غازی اور حضرت مصری شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات شامل ہیں۔ تمام مزارات پر آپ نے فاتحہ خوانی کی اور عالمِ اسلام کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

ماہانہ درسِ قرآن:

۱۴ر دسمبر بروز اتوار بعد نمازِ عشاء حلقہ اشرفیہ پی۔ آئی۔ بی کی جانب سے ماہانہ درسِ قرآن کی محفل کا انعقاد جامع مسجد کھتری میں ہوا۔ جس سے خصوصی خطاب زینت المشائخ ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں ''شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' پر گفتگو فرمائی۔ خطاب سے قبل صاحبزادہ سید جواد اشرف جیلانی نے ہدیۂ نعت پیش کی، محفل کے اختتام پر مخدوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی نے خصوصی دعا فرمائی۔

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کانفرنس:

۱۴ر دسمبر بروز اتوار بعد نمازِ عشاء شہید مسجد کھارادر میں ''شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ جس سے خصوصی خطاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خلیفۂ رسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مناقب کو بیان کیا۔ بعد ازاں محفل کے شرکاء میں ''ختمِ نبوت کورس'' کے حوالے سے سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔ محفل کے اختتام پر حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خصوصی دعا فرمائی۔

محفل منقبت در شانِ سلطان الہند علیہ الرحمہ:

۱۷ر دسمبر بروز بدھ بعد نمازِ ظہر تا عشاء چھ پروگرام بسلسلہ عرسِ غریب نواز علیہ الرحمہ کیو۔ ٹی۔ وی پر ریکارڈ ہوئے۔ جن میں حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی اور صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے اشعار کی تشریح فرمائی۔ یہ پروگرام یکم تا چھ رجب المرجب کیو۔ ٹی۔ وی پر نشر کیے جائیں گے۔

* ..... * ..... * ..... * ..... * ..... * ..... *